REGD NO P 67

ZUBAIR-UL-HUDA

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ || ۲۱ ہجرت ۱۳۳۸ ہش | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ | ۲۱ مئی ۱۹۵۹ء || نمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

”حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ آج رات حضور انور کو اچھی طرح نیند آگئی تھی۔ الحمدللہ۔“

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو جلد مکمل صحت یاب فرمائے اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

نوٹ:- ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئیں یا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے قادیان میں جو اطلاعات موصول ہوئیں اُن کی تفصیل اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمائی جائے۔

جنوبی ہند کے صوبہ کیرالہ و مدراس کا تبلیغی دورہ

۶ تبلیغی اور ۷ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ ۱۹ روز میں ۲۲۴۳ میل کا سفر کیا گیا

دو دوست بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

کالی کٹ میں پانچویں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

امسال ۱۸ اور ۱۹ اپریل کو کالیکٹ (مالابار) میں پانچویں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس منعقد کئے جانے کا فیصلہ ہوا۔ اس کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی طرف سے خاکسار کو اس کے افتتاح کرنے کی دعوت موصول ہوئی۔ چنانچہ خاکسار اس کانفرنس میں شرکت کے لئے مورخہ ۱۶ اپریل کو مدراس سے روانہ ہوا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم چودھری مبارک علی صاحب انسپکٹر بیت المال بھی تھے۔ آپ علاقہ مالابار کی جماعتوں کے حسابات کو چیک کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ ۱۷ اپریل قبل نماز جمعہ کالیکٹ پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر مکرم مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل مبلغ انچارج صوبہ کیرالہ۔ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ کالی کٹ اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کالیکٹ مع احباب جماعت موجود تھے۔ ان سب کی معیت میں مشن ہاؤس آ گئے۔ اور نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ جمعہ مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل نے پڑھا۔

احمدیہ کانفرنس کا پہلا اجلاس

۱۸ اپریل کو ساڑھے پانچ بجے شام ”جوبلی ٹاؤن ہال“ کالیکٹ میں کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید [illegible] کے بعد [illegible] نے اپنی افتتاحی تقریر [illegible] اغراض و مقاصد کو بیان کیا کہ دنیا میں حقیقی امن اسی وقت [illegible] یعنی حقیقی اسلام کے اصولوں کو اپنا کر اُن پر صدق دل سے عمل کریں گے۔ نیز احمدیت کی شاندار ترقی کو جو باوجود مخالفت کے ہوئی اور ہوتی ہی جا رہی ہے بطور صداقت پیش کیا۔ خاکسار کی تقریر اردو زبان میں تھی۔ جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ ملیالم میں مکرم مولوی ابوالوفا صاحب کرتے گئے۔ اس کے بعد مکرم صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی جس میں مختصر طور پر اس کانفرنس کے مقاصد کو بیان فرمایا۔ نیز جماعت احمدیہ کے امن پسندانہ عقائد و مساعی پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جناب K.P. Abdur Rahim صاحب جنرل سیکرٹری نے آنحضرت صلعم کے دنیا پر احسانات کے موضوع پر۔ مکرم ابن عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر رسالہ ”ستیادوتھن“ نے ”مذہب اور اخلاق فاضلہ“ کے موضوع پر تقریر کی جس میں کمیونسٹ اور دہریہ لوگوں کے اس نظریہ کا بطلان ظاہر کیا کہ انسان کے اخلاق کی درستی میں مذہب کا کوئی دخل نہیں۔ اور بتلایا کہ مذہب انسان کے دل و دماغ۔ روح اور اعمال و اخلاق پر ایک گہرا اور نیک اثر پیدا کرتا ہے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ کی آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں“ کے عنوان پر تھی۔ جس میں آپ نے خاص طور پر یاجوج ماجوج۔ موجودہ سائنسی ترقی اور راکٹ وغیرہ کے بارہ میں آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کو تشریح و وضاحت سے بیان کیا۔ آپ کی تقریر [illegible] بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ [illegible] صدر محترم نے [illegible] پر مختصر سا تبصرہ فرمایا۔ رات کے دس بجے کے قریب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

روزنامہ ”ماترِ بھومی“ کالیکٹ میں اجلاس کی رپورٹ

کانفرنس کے پہلے اجلاس کی رپورٹ کالیکٹ کے مشہور روزنامے ”ماتر بھومی“ میں شائع ہوئی۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

کالیکٹ اپریل ۱۸۔ پانچویں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس آج یہاں ٹاؤن ہال میں شروع ہوئی ہے۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا کہ دنیا میں محبت و آشتی کا پیغام پہنچانا۔ اور دنیا میں امن قائم کرنا ہی جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا ایک خطرناک دور میں سے گزر رہی ہے۔ ایک طرف دنیا نے سائنس اور فلسفہ میں عظیم الشان ترقی کی ہے۔ تو دوسری طرف ہم کو یہ نظر آ رہا ہے کہ لوگوں کے قلوب سے تقوی اللہ اور باہمی محبت مفقود ہو رہے ہیں۔ آجکل دنیا میں تہذیب و تمدن کے نام پر مختلف بدیاں اور برائیاں پھیل رہی ہیں۔ اس لئے دنیا کو اس گمراہی سے روکنا اور اُن تک امن و امان کا پیغام پہنچانا فرض ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اسلام صرف ایک طبقہ کا مذہب نہیں۔ بلکہ وہ تمام دنیا کا مذہب ہے۔ آنحضرت صلعم نے بھی یہی فرمایا تھا کہ ایک ہی باپ کی اولاد کی طرح دنیا کے تمام طبقات کو آپس میں محبت اور ہمدردی سے رہنا چاہیئے۔

مولانا عبداللہ صاحب فاضل نے کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دیئے کانفرنس میں مسٹر کے۔ پی عبدالرحیم صاحب۔ ابن عبدالرحیم صاحب اور مولوی ابوالوفا صاحب نے علی الترتیب نبی کریم صلعم کے انسان پر احسانات و انعامات۔ مذہب اور روحانیت اور یاجوج ماجوج وغیرہ عنوانات پر تقریریں کیں کانفرنس کل بھی منعقد ہوگی۔“ (ماترِ بھومی ۱۹ اپریل ۵۹ء)

احمدیہ کانفرنس کا دوسرا روز

حسب پروگرام ۱۹ اپریل کی شام کو جوبلی ٹاؤن ہال میں احمدیہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبداللہ صاحب انچارج مبلغ کیرالہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے صداقت احمدیت پر تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات اور اشاعت اسلام کی خوشکن مساعی کا ذکر کیا۔ اس اردو تقریر کا ترجمہ ملیالم زبان میں مکرم ابن عبدالرحیم صاحب نے کیا۔ خاکسار کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے انگریزی میں امن عالم اور اسلام کے عنوان پر تقریر کی۔ جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ ملیالم میں مکرم ایم عبدالوہاب صاحب ایم۔ اے کرتے چلے گئے۔ مکرم نوجوان صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ابوالوفا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں“ کو اپنی تقریر میں بیان فرمایا۔ امریکن ڈوئی۔ پنڈت لیکھرام۔ تقسیم بنگالہ۔ مصلح موعود۔ پلیگ“ کوریا اور مشرقی طاقت“ کی پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان پیشگوئیوں کا اپنے اپنے وقت پر پورا ہونا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے دعوے میں راستباز ہیں۔

آخر میں صدر اجلاس مکرم مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل نے ”بعث بعد الموت“ کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نگاہ کو قرآن مجید کی روشنی میں بیان فرمایا۔ اور قریباً ۱۰ بجے شب یہ اجلاس ختم ہوا۔

اس کانفرنس میں کیرالہ اسٹیٹ کی ۲۰ جماعتوں کے نمائندگان شریک ہوئے۔ اور تقاریر سننے کے لئے کافی تعداد میں غیر احمدی (باقی صفحہ پر)

[illegible] صلاح الدین [illegible] نے پرنٹر و پبلشر نے [illegible] آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۹ء

ہندوستان اور ہندوستانی

ہندوستان کے متعلق امریکی مقبول عام تصانیف کے ذکر میں امریکی خبرنامہ میں ایک ایسی مغربی مصنفہ کی تصنیف کا بھی تعارف کرایا گیا ہے جو پانچ سال کا عرصہ ہندوستان میں گذار چکی ہیں۔ خبرنامہ میں بتایا گیا ہے کہ

"مصنفہ کو ہندوستان ایک ایسا ملک معلوم ہوتا ہے جس میں ماضی اور حال دونوں ایک ساتھ موجود ہیں اور اس سے بڑھ کر اور زیادہ اہم بات ہے یہ کہ ہندوستانیوں میں اپنی ذات سے بھی کسی برتر و عظیم چیز میں محویت پائی جاتی ہے۔"

ہندوستان کے متعلق موصوفہ کے دونوں خیال بہت حد تک حقیقت پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آزادی ملنے کے بعد ہندوستان نے بہت کچھ ترقی کی ہے۔ لیکن ایک عرصہ تک غیر ملکیوں کے زیر حکومت رہنے کے باعث دیگر ترقی یافتہ ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہونے کے لئے اسے ابھی کچھ وقت درکار ہے۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی کہ یہ ایک وسیع و عریض ملک ہے۔ جو اپنی ترقی کی منازل کی طرف بتدریج قدم بڑھا رہا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ملک کے بعض حصے تا حال ابتدائی نقطہ پر ہوں جبکہ دوسرے حصے بہت حد تک آگے نکل جائیں۔ مگر یہ کیفیت ایک طبعی امر ہے۔ کیونکہ جس طرح پانچوں انگلیاں برابر نہیں۔ اور ایک ہی کیفیت میں سے شگوفہ نکالنے والے پودوں میں ایسا بنیادی فرق نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ہاں ملک کی مجموعی حالت پر نظر کرتے ہوئے اس کے اندر ایک حرکت سی پائی جاتی ہے۔ جو ملک کے لئے ایک خوش آئند مستقبل کی خبر دیتی ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں کہ جب اس کے پسماندہ علاقے بھی زمانہ کی ترقی سے برابر حصہ پائیں گے۔ مگر اس کے لئے بھی کسی قدر وقت کی ضرورت ہے۔ آخر ہمارے ملک کو آزادی ملے کوئی زیادہ وقت نہیں گذرا اس وقت جو ترقی یافتہ ممالک ہمیں نظر آتے ہیں انہیں بھی تو اس مقام تک پہنچنے کے لئے کافی وقت لگا ہے۔ جب ہمارے ملک کو اسی قدر عرصہ آگے بڑھنے کے لئے مل جائے گا۔ تو وہ بھی ایسا ہی نظر آنے لگے گا۔ بایں ہمہ اس خوش وقت کو قریب تر لانے کے لئے ہندوستانیوں کو بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ کسی ملک کی تعمیر و ترقی میں عوام کی صدق دلی سے کوشش ایک دوسرے کا تعاون اور قومی کاموں میں غیر معمولی دلچسپی کو بڑا دخل ہے مثال کے طور پر مغربیت کی اندھا دھند تقلید ہے۔ اگرچہ سیاسی اعتبار سے تو ہمارا ملک غیر ملکیوں کے تسلط سے آزاد ہو گیا لیکن ملک کے بیشتر حصہ کے دماغوں پر مغربیت کا فلسفہ حکومت کر رہا ہے۔ مغربی تہذیب مغربی اقوام کی سیاست سے کہیں زیادہ مضر اثرات رکھتی ہے۔ ملک کے سیاسی لیڈروں نے سیاست کے میدان میں تو فتح پائی مگر افسوس کہ نظریاتی پہلو سے عوام پہلے سے کہیں زیادہ مغرب کے غلام بن گئے۔ اب اس غلامی سے نجات دلانے کے لئے ملک کی غیر سیاسی جماعتوں کو میدان عمل میں آنے کی ضرورت ہے جو ترغیب و تلقین کے ساتھ عامۃ الناس کو اس غلط روی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اس طرح کی علمی عملی کوشش ملک کی ظاہری اور باطنی ترقی کے لئے مفید نتائج کی حامل ہو سکتی ہے۔

(۲)

مغربی مصنفہ نے دوسری بات جو "ہندوستانیوں" کی نسبت بیان کی ہے۔ اس میں موصوفہ کا اشارہ ان کا اعتقادی پہلو کی طرف معلوم ہوتا ہے جو ہندوستان کی اکثر آبادی کو خدا کی ذات سے متعلق حاصل ہے۔ قطع نظر اس کے کہ برتر ہستی کے متعلق تفصیلات میں مختلف مکتب خیال کے نقطہ ہائے نگاہ جداگانہ ہوں۔ لیکن جہاں تک اس کی ذات کے متعلق مطلق اعتقاد کا تعلق ہے۔ اکثریت اسی پر قائم ہے درحقیقت یہی ایک بڑا امتیاز ہے۔ جو ہندوستانیوں کو دیگر بیشتر و بالخصوص مغربی ممالک کے باشندوں سے حاصل ہے۔ ہمارا ملک ایک قدیم تاریخ کا حامل ہے۔ اور اسے بجا طور پر اس بات پر فخر حاصل رہا ہے کہ وہ قدیم زمانہ سے نوع انسان کے لئے جسمانی قدروں کے ساتھ روحانی قدروں کا بھی معتقد رہا ہے اور حقیقت میں انسانیت کی تکمیل کے لئے ان دونوں قدروں کا ایک ساتھ چلنا اور بقدر ضرورت دونوں سے استفادہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ مگر کچھ وقت گزر جانے پر انسان روحانی قدروں کو بھول کر اپنی زیادہ توجہ مادیت کی طرف ہی لگاتا چلا آیا ہے۔ دنیا کی ملی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اس دنیوی پہلوں کے غلبہ کو روحانیت کے امتزاج سے اعتدال پر لانے کے لئے اس برتر ہستی کی طرف سے وقتاً فوقتاً برگزیدہ انسان کھڑے کئے جاتے رہے ہیں جو مخالف حالات میں اپنا کام شروع کرتے ہیں۔ اور دنیا کی کھوئی روحانی قدروں کو پھر سے اجاگر کر دیتے ہیں۔

وہ زمانہ جس میں سے ہم لوگ گذر رہے ہیں مادی ترقی کے اعتبار سے بام عروج کو پہنچ چکا ہے۔ اس مادی ترقی کے باعث یہ خاک کا پتلا زمین کی چیزوں پر اپنا تسلط جمانے کے ساتھ آگ ہوا اور پانی کو مسخر کرنے میں سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ انہی کوششوں سے نہ صرف ہوا میں پرندوں کی طرح اُڑ رہا ہے بلکہ آسمان کی بلندیوں پر پہنچ کر اجرام فلکی پر اپنی کمند پھینک رہا ہے پھر پانیوں کی تہ چیرتا ہوا مچھلی کی طرح میلوں میل نکل جانا کل کی بات بن کر رہ گئی۔ اب تو تہ لب سمندروں کے نیچے سے اپنا راستہ بناتا ہوا اُن مقامات کو بھی سر کر رہا ہے۔ جو کسی وقت ناقابل تسخیر قرار دیئے جاتے تھے۔ اور انسانی زندگی کے لئے ان تک رسائی کو محال گردانا جاتا تھا!! مگر افسوس کہ مغرب کی اس حیرت انگیز مادی ترقی نے اُسے روحانی قدروں سے بالکل بے بہرہ کر دیا اور دنیوی نعمتوں کی فراوانی نے انہیں سرچشمہ رشد و ہدایت سے بہت دور پھینک دیا — ان کی یہ سب کارروائیاں الحاد و بے دینی کے بیشمار دروازوں کو کھول دینے کا موجب ہوئیں ایک طرف تو انہوں نے دنیا کو حیرت میں ڈال کر کمایا مگر ساتھ ہی دل کے سکون اور روح کی مسرت کو کھو دیا!! چنانچہ آج سارا مغرب اس کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہے!!

سچی بات تو یہ ہے کہ انسان اسی وقت حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق ٹھہرتا ہے جب اس کے دل میں ایک طرف بنی نوع انسان کے ساتھ اُنس و محبت کے تعلقات ہوں تو دوسری طرف اپنے خالق و مالک کی ذات میں محویت کا مقام حاصل ہو۔ افسوس کہ مغربی دنیا نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اپنی سائنسی ترقی کے باوجود وہ نوع انسان کے فائدہ کے لئے کوئی قابل ذکر خدمت نہ کر پائے زیادہ سے زیادہ جو کیا وہ یہی کہ انسانی تباہی کے بیشمار سامانوں میں چند سامانوں کا اضافہ!! تہذیب جدید انسان کو انسان کے قریب تر کرنے کی بجائے اُسے ایک دوسرے سے بعید خالف بنا گیا۔ اگر دنیا کا سماجی نظام انصاف۔ سچائی۔ خلوص محبت اور ہمدردی پر مبنی ہوتا تو انسان دوسرے انسان سے کبھی نہ ڈرتا اور سکون قلب اور فراغ خاطر کی نعمت سے کبھی محروم نہ ہوتا!!

اگر مغربی مصنفہ کی نظر میں ہندوستانیوں کو اپنی ذات سے بڑھ کر کسی برتر و عظیم ہستی میں محویت دکھائی دیتی ہے۔ تو یہ (باقی دیکھئے صفحہ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے

دعائیں اور صدقات

مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۵۹ء کو صبح ۹ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ربوہ سے بذریعہ تار اطلاع دی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی شدید طور پر علیل ہیں اطلاع آتے ہی مقامی جماعت کو بذریعہ لوکل عہدہ داران اور بیرونی جماعتوں کو بذریعہ تار خطوط اطلاعات بھجوائی گئیں۔ دوسرے روز تار اور فون کے ذریعہ حاصل شدہ اطلاعات کی مفصل رپورٹ جماعتوں کو بھجوائی گئی۔ اگلے روز تین روز کی مجموعی اطلاعات ضمیمہ کی صورت میں چھاپ کر خریداران کے ساتھ جماعتوں کو بھجوائی گئیں۔ اور اب تک جماعتوں کو باخبر رکھنے کے لئے یہ سلسلہ جاری ہے۔ جماعتوں نے اطلاع پاکر حضور اقدس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جماعتوں و افراد کی طرف سے برابر حضور کے حال دریافت کرنے کے لئے خطوط اور تار وں کا تانتا بندھا ہوا ہے جن میں سے بعض جماعتوں کے خطوط کا خلاصہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

قادیان

۱۱ رمئی کو حضور کی علالت کی اطلاع پاتے ہی فوراً صدقہ کی تحریک کی گئی اور بعد نماز عصر اجتماعی دعا مسجد اقصیٰ میں کی گئی جس میں جملہ درویشان شامل ہوئے۔ صدقہ کے چار بکرے اسی روز ذبح کئے گئے۔ بعد میں بھی اجتماعی دعا اور صدقہ بالالتزام جاری ہے اور اب تک تو بکرے صدقہ دیئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے دو مقامی مجلس اماء اللہ کی طرف سے تھے۔ نماز تہجد بیت الدعا مقبرہ بہشتی اور نمازوں میں حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔

سکندر آباد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے متعلق مرکز سے تار آتے ہی جملہ احباب جماعت اکٹھے ہوئے صدقہ کی تحریک کی گئی۔ جمع شدہ رقم سیکرٹری مال کے ذریعہ مرکز روانہ کر دی گئی اور جماعت دار الحارث میں اجتماعی دعا کی گئی اور بالالتزام کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ (باقی دیکھیں ...)

خطبہ جمعہ

جمعہ اور مجلس شوریٰ کے اجتماع کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو

مجلس شوریٰ میں نمائندگی ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اس میں شمولیت خاص اہمیت رکھتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۱۷؍اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کراچی جانے سے پہلے

میں خود سیڑھیوں سے اتر کر نماز کے لئے آجاتا تھا۔ لیکن سفر میں جو موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ تو اس کے نتیجہ میں وجع المفاصل کی ایسی تکلیف شروع ہوئی جس کی وجہ سے میں ابھی چل پھر نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی میں کرسی پر بیٹھ کر آ گیا ہوں۔ اور آج چونکہ شوریٰ ہے۔ اس لئے نماز جمع ہو گی۔ کوشش کروں گا کہ جتنی دیر بیٹھا جا سکے وہاں بیٹھوں گو جسم کا ضعف ہے۔ اس کی وجہ سے میرے لئے زیادہ دیر بیٹھنا مشکل ہے۔ وجع المفاصل کے سلسلہ میں جو دوائیاں کھائی جاتی ہیں۔ مثلاً اے۔ پی۔ سی وغیرہ وہ چونکہ ضعف پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس لئے مجھ سے زیادہ دیر تک بیٹھا نہیں جا سکتا۔

جمعہ کے لئے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب اس کی اذان سنو تو اپنے کاموں کو بند کرتے ہوئے ذکر الٰہی کے لئے مسجد کی طرف چل پڑو۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جمعہ کی اسلام میں کتنی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ میں تمام محلہ یا گاؤں کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مگر ہماری شوریٰ تو ایسی ہے جس میں سارے ملک کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں اور بھی زیادہ ذکر الٰہی کی ضرورت ہے۔ ہم نے ان دنوں سارے سال کے لئے پروگرام بنانا ہوتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ آئندہ سال ہم نے کس طرح اسلام کی خدمت کرنی ہے۔ اور غیر ممالک میں کس طرح ذکر الٰہی بلند کرنے کے لئے مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ اور کس طرح اسلام کے دوسرے اداروں کو ترقی دینی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ

جمعہ اور شورے کے اجتماع

کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دعاؤں پر زور دیں۔ جمعہ کے موقعہ پر بھی اور جمعہ کے بعد بھی۔ شورے کے موقعہ پر بھی اور شورے کے بعد بھی۔ پچھلے سال بعض دوستوں سے غلطی سرزد ہوئی تھی۔ اور وہ شورے سے بغیر اجازت حاصل کئے ادھر ادھر چلے گئے تھے۔ امید ہے کہ اس سال ان سے یہ غلطی نہیں ہو گی۔ پچھلے سال مجھے رائے لیتے وقت معلوم ہوا کہ جتنے نمائندوں کو دفتر کی طرف سے ٹکٹ جاری ہوئے تھے اجتماع میں اس تعداد سے

کچھ نمائندے کم تھے

حالانکہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ قادیان میں جب سے میں نے شورے شروع کی ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ شورے شروع ہونے سے قبل جتنے نمائندوں کو ٹکٹ جاری کئے جاتے تھے رائے لیتے وقت تعداد اس سے بڑھ جاتی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ کچھ لوگ بعد میں آکر ٹکٹ لے لیتے تھے۔ مگر پچھلے سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا۔ اور مختلف عذرات کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ جب رائے شماری کی گئی۔ تو جتنے لوگوں کو ٹکٹ جاری کیا گیا تھا۔ کچھ نمائندے ان سے کم نکلے۔ دوستوں کو آئندہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے۔

مجلس شورے میں شمولیت تو ایسی چیز ہے

کہ دوست اس پر جتنا بھی فخر کر سکیں کم ہے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیوی پارلیمنٹوں کے ممبر بھی اجلاس میں سے باہر نہیں جا سکتے۔ چنانچہ انگلستان کی پارلیمنٹ کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی ممبر کسی ضروری کام کی وجہ سے اجلاس سے باہر جانا چاہے۔ تو وہ اس وقت تک باہر نہیں جا سکتا۔ جب تک کہ وہ حزب مخالف کا ایک آدمی بھی اپنے ساتھ نہ لے جائے ہمارے ہاں تو چونکہ کوئی فریق مخالف ہوتا ہی نہیں۔ اس لئے اس قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا کوئی ممبر اجلاس سے باہر جا ہی نہیں سکتا۔ بہرحال جب دنیا کی انجمنوں میں اتنی سختی کی جاتی ہے۔ تو جو انجمنیں دین کی خدمت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ان میں تو بہت زیادہ قواعد کا احترام ہونا چاہیئے۔ اور ان میں شمولیت کو بہت زیادہ اہم سمجھنا چاہیئے۔ درحقیقت اس

شورے کی ممبری

دنیا کی کئی بادشاہتوں سے بھی بڑی ہے۔ اور جس کو شورے کی ممبری نصیب ہو جاتی ہے وہ دنیا کی کئی بادشاہوں سے بھی زیادہ عزت حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ شورے کے ممبروں کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ آئندہ خلیفہ کا انتخاب کریں۔ گو اس کی نمائندگی کے قواعد مختلف ہیں۔ دیکھو حضرت مسیح ناصری اگرچہ مسیح محمدی سے چھوٹے تھے۔ مگر عیسائیوں میں

پوپ کا اتنا احترام پایا جاتا ہے

کہ نپولین جیسا بادشاہ جس نے دنیا کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا تھا اور جس نے روس جیسے ملک کے اکثر حصہ کو بھی فتح کر لیا تھا۔ جس سے بعد میں ہٹلر ہار گیا۔ ایک دفعہ اس کو لوگوں نے مشورہ دیا۔ کہ پوپ کو بلواؤ۔ جب پوپ آیا تو قاعدہ کے لحاظ سے چاہیئے تھا کہ پوپ بادشاہ سے مقدم ہوتا مگر نپولین کو اپنی عزت بڑھانے کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اس نے ہدایت دے دی۔ کہ موٹر عین درمیان میں کھڑا کر دینا۔ جب موٹر آیا۔ تو نپولین نے چاہا کہ اس میں پہلے بیٹھ جائے۔ لیکن پوپ نے بھی ہوشیاری کی۔ اور وہ دوڑ کر دوسری طرف چلا گیا۔ اور جب نپولین نے بیٹھنے کے لئے دروازہ کھولا۔ تو دوسری طرف سے پوپ اس میں داخل ہو رہا تھا۔ اس طرح نپولین پوپ سے پہلے تو نہ بیٹھ سکا۔ مگر اس نے اسی کو غنیمت سمجھا۔ کہ وہ کم از کم پوپ کے برابر تو رہا ہے۔ غرض شورے کی ممبری بادشاہوں سے ہی نہیں۔ بلکہ شہنشاہوں کی عزت اور مرتبہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لئے دوستوں کو

یہ فخر ضائع نہیں کرنا چاہیئے

اور چاہے جان چلی جائے۔ انہیں اجلاس میں حاضر ہونے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس عظیم الشان نعمت سے جو اس نے ۱۳۰۰ سال کے بعد دوبارہ مسلمانوں کو عطا فرمائی ہے۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کریں۔ تاکہ وہ دنیا میں بھی عزت حاصل کریں۔ اور آخرت میں بھی انہیں عزت حاصل ہو۔

(الفضل ۵/۵۹-۱۰)

"کامیابی کے لئے امام کی اطاعت اور اتباع ضروری ہے"

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت طیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا۔ تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی۔ اور ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کے دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے۔ اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ... میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

(الحکم ۱۷؍مارچ ۱۹۰۵ء)

اعلان نکاح و درخواست دعا

بتاریخ ۸؍مئی بعد نماز مغرب بمکان سید محمد یوسف صاحب (بھاگلپور) مکرم سید مسعود عالم صاحب بی کام ابن مکرم سید عاشق حبیب صاحب کا نکاح بعوض چار ہزار روپیہ مہر محترمہ جہاں آرا بیگم صاحبہ عرف نازمینت سید محمد یوسف صاحب کے ساتھ قرار پایا۔ خطبہ نکاح خاکسار نے پڑھا

اس مبارک موقعہ پر سید محمد یوسف صاحب نے تعمیر مساجد غیر ممالک میں ۱۰۱/- روپیہ اور مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاگلپور ابن سید محمد یوسف صاحب نے پانچ روپے اعانت بدر میں دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود اور مخلصین جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ اور برقی اطلاعات

قادیان ۱۹ مئی ہفتہ زیر اشاعت روزنامہ الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئی ہیں احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے:-

ربوہ ۱۳ مئی۔ بوقت دس بجے صبح۔ کل سارا دن حضور کی طبیعت عام طور پر پہلے روز جیسی رہی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے چینی میں تخفیف رہی۔ عصر کے قریب حضور سہارے کے ساتھ چند قدم چلے۔ رات اللہ کے فضل سے نیند اچھی طرح آ گئی۔ آج صبح کے وقت طبیعت کل جیسی معلوم ہوتی ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے کل صبح سے آج صبح تک مرض کی کچھ علامتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے۔ مگر کچھ علامتوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں۔

ربوہ ۱۴ مئی۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔ کل تمام دن حضور کو ضعف کی شکایت رہی اور بعد دوپہر بے چینی بھی کافی رہی۔ اصل بیماری میں کچھ خفیف سا فرق اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری کی طرف رہا۔ رات حضور کو نیند اچھی آ گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آج صبح عام طبیعت کل صبح کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے بہتر ہے

ربوہ ۱۵ مئی بوقت سوا نو بجے صبح۔ کل صبح ساڑھے نو بجے کے بعد بارہ بجے دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مگر اس کے بعد سے تقریباً پونے سات بجے تک حضور کو بہت بے چینی رہی۔ بعد شام تقریباً سات بجے تک طبیعت میں سکون رہا۔ مگر اس کے بعد کچھ وقت کے لئے پھر بے چینی پیدا ہو گئی۔ اصل بیماری کے عوارض میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ربوہ ۱۶ مئی۔ کل مورخہ ۱۵ ساڑھے نو بجے صبح سے دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی۔ مگر دوپہر کے بعد سے عصر تک کافی بے چینی رہی۔ پھر اس کے بعد طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی۔ شام چھ بجے ڈاکٹر سلز لاہور سے حضور کو دیکھنے آئے۔ انہوں نے اچھی طرح معائنہ کیا۔ اور اس کے بعد وہی تشخیص بتائی جو ان سے قبل ڈاکٹر بتا چکے ہیں۔ انہوں نے علاج بھی چند مزید دوائیاں بھی تجویز کیں۔ رات حضور کو نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح طبیعت عام طور پر بہتر ہے۔ اصل بیماری کے عوارض میں بہت خفیف سا فرق بہتری کی طرف ہے۔ مگر یہ بیماری ایسی ہے جس میں اتار چڑھاؤ کا امکان رہتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت التزام کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور جیسا کہ عزیزم سید میر محمود احمد ناصر سلمہ اللہ تعالیٰ نے الفضل میں اپنی ایک خواب شائع کرائی ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ احباب حضور کی صحت کے لئے لمبی لمبی نمازیں اور نوافل ادا کریں۔ سو امید ہے کہ احباب اسی التزام سے دعائیں جاری رکھیں گے۔ تا ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کو جذب کرنے والی بنیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد۔

کوئی خاص افاقہ محسوس نہیں ہوا۔ رات نیند بھی اچھی نہیں آئی اور کئی بار بے چینی سے آنکھ کھلتی رہی۔ جیسا کہ میں کل کی رپورٹ میں عرض کر چکا ہوں اس بیماری میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ اور جب تک یہ کیفیت جاری رہے طبیعت تسلی نہیں پا سکتی لہٰذا احباب جماعت کو التزام کے ساتھ خاص طور پر عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے اور وہ محض اپنے فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ کیونکہ جیسا کہ حضور گذشتہ دنوں میں اپنی ایک خواب کا ذکر بھی فرما چکے ہیں۔ جس میں یہ اشارہ تھا کہ حضور کی موجودہ بیماری کا علاج صرف دعا ہے۔ لہٰذا جب تک احباب جماعت دعا میں اضطرار کی حالت پیدا نہ کریں گے وہ چین دل نصیب نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعا کرتے وقت ہماری وہی حالت ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی حالت کے لئے فرماتے ہیں کہ

"منگنا مرنا ہے ... مر رہے سو منگن جائے"

خاکسار مرزا منور احمد۔

قادیان ۱۹ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے ہفتہ زیر اشاعت میں جو برقی اطلاعات موصول ہوتی رہی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

ربوہ ۱۳ مئی۔ ایک بجکر ۵ منٹ۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بعض لحاظ سے پہلے سے قدرے بہتر ہے"

ربوہ ۱۴ مئی ایک بجے دوپہر۔ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت میں بہت معمولی فرق ہے۔ لیکن ابھی مرض کی کیفیت پوری اطمینان بخش نہیں ہے"

ربوہ ۱۵ مئی۔ پونے دس بجے صبح۔ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل دوپہر تک بے چینی رہی۔ لیکن شام سے طبیعت بہتر ہے" (الحمد للہ)

ربوہ ۱۶ مئی۔ پونے ایک بجے

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ البتہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بے چینی ہو جاتی ہے"

ربوہ ۱۷ مئی ۲ بجکر ۴۰ منٹ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رات قدرے بے چینی سے گذاری۔ آج صبح صحت کچھ بہتر ہے"

ربوہ ۱۸ مئی۔ ایک بجکر پانچ منٹ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے آج رات حضور کو نیند اچھی طرح آ گئی" (الحمد للہ)

احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے پیارے امام کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ کا فضل جلد از جلد نازل ہو اور حضور پُر نور کو کامل شفا عطا ہو۔

مورخہ ۱۷ مئی کو الفضل کا ایک ضمیمہ شائع ہوا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرف سے حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ اور دعا کی تحریک شائع ہوئی:-

ربوہ ۱۷ مئی (بوقت نو بجے صبح) کل صبح سے دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ مگر دوپہر کے بعد بے چینی شروع ہو گئی جو چار بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد طبیعت میں قدرے سکون ہوا۔ اور شام تک طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی البتہ کبھی کبھی تھوڑے وقفہ کے لئے بے چینی ہو جاتی تھی۔

بیماری کی علامتوں میں پرسوں کی نسبت

زبانی اطلاع اور تصحیح

چند روز ہوئے قادیان کے ایک دوست مکرم شیخ عبد القدیر صاحب درویش ربوہ گئے جہاں آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت ممدوح نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا:-

"بدر میں جو یہ چھپا ہے کہ حضرت صاحب کو دیکھنے کے لئے ڈاکٹر پیرزادہ صاحب آئے یہ غلط ہے بلکہ حضور کو دیکھنے کے لئے پہلے کرنل ضیاء اللہ صاحب اور ان کے بعد کرنل ملک بشیر صاحب اور پھر اس کے بعد جرمن ڈاکٹر سلز آئے

حضور روزانہ قادیان کو بہت یاد کرتے ہیں اور بعض اوقات قادیان کا ذکر کرتے ہوئے حضور پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب کی طبیعت میں ابھی صرف تھوڑا سا افاقہ ہے"

اللہ تعالیٰ ہمارے مقدس امام کو جلد صحت یاب فرمائے اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر دیر تک قائم رہ سکے۔ آمین

خاص دعا کی تحریک

از مکرم جناب سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے احباب جماعت آج کل درد دل سے دعا اور صدقات میں مشغول ہیں۔ خاکسار نے گذشتہ دنوں ایک خواب دیکھا اس خواب کی تعبیر خاکسار یہ سمجھا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دوست ایسی لمبی نمازیں پڑھیں جیسی سورج گرہن کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ دوست جانتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ عام نمازوں کی نسبت غیر معمولی طور پر بہت لمبی نفل نماز پڑھی جاتی ہے۔ پس اس خواب کی بنا پر میں بھی دوستوں کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ نوافل بکثرت پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علمی و فقہی نکات و معارف

(مرتبہ مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد لاہور)

پہلے سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بدر ۱۱؍ دسمبر ۱۹۵۸ء

(۲)

مباحثہ جنگ مقدس امرتسر میں جب عیسائیوں کو پے در پے زک پہنچی تو انہوں نے اپنی خفت کو مٹانے کے لئے یہ دجالانہ حیلہ تراشا کہ ایک دن شہر سے تین کس کو جن میں ایک اندھا ایک اپاہج اور تیسرا جو غالباً بہرہ گونگا تھا ڈھونڈ ڈھانڈ کر میدانِ مناظرہ میں لے آئے اور انہیں ایک کونہ میں بٹھا دیا اور اس دن کے مناظرہ کے بعد ان کو مجلس میں پیش کرتے ہوئے اسبات کے طالب ہوئے کہ مرزا صاحب جو مسیح ہونے کے مدعی ہیں مسیح ناصری کی طرح ان تینوں کو فوراً تندرست کر دیں۔ ان کے اس عجیب و غریب مطالبہ سے اہلِ مجلس پر ایک سناٹا چھا گیا اور غیر تو غیر اپنے آدمی بھی حیران ہو گئے۔ کہ دیکھئے حضرت اقدس اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

جب حضرت اقدس نے پادریوں کے اس فریب اور بیہودہ مطالبہ کو سُنا تو فرمایا۔ کہ ہمارے مذہب میں تو اس طرح کے اقتداری معجزات دکھلانا کسی نبی یا رسول کی صداقت کی علامت قرار نہیں دی گئی۔ یہ بہت اچھا ہوا کہ عیسائی صاحبان کے صاحبِ ایمان اور اہلِ حق ہونے کا امتحان کرنے کے لئے ہمیں خود تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔ اور عیسائی صاحبان نے خود اس کا موقعہ بہم پہنچا دیا۔ کیونکہ انا جیل میں لکھا ہے کہ اگر تمہارے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا تو تم وہ سب معجزات دکھلاؤ گے جو میں (حضرت مسیح ناصری) نے دکھلائے۔ اب پادری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں اور ان بیماروں کو جنہیں وہ خود اکٹھا کر کے لائے ہیں اپنے خداوند مسیح ناصری کی طرح ہاتھ پھیر کر اچھا کر دکھلائیں آپ کے اس ارشاد پر دوبارہ پھر اہلِ محفل پر سناٹا چھا گیا اور عیسائیوں نے ان تینوں معذوروں کو فوراً کھسکا دیا اور اس طرح ان کا دجل حیلہ بہ غم و حسرت ہو گیا اور ایسی ساحرانہ کارروائی کرنے والے خود نامراد ہو گئے۔

(۹) ایک بار حضرت اقدس ظہر یا عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا فرما رہے تھے پہلے تشہد کے بعد سارے مقتدی اٹھ کھڑے ہوئے۔ لیکن حضور تشہد میں ہی بیٹھے رہے اور جب امام نے تیسری رکعت میں رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضور کو معلوم ہوا کہ دوسرے لوگ تو تیسری رکعت ادا کر رہے ہیں آپ بھی تشہد سے اٹھ کر رکوع میں شامل ہو گئے اور اس طرح آپ نے تیسری اور چوتھی رکعت دوسرے مقتدیوں کے ساتھ ادا کر کے امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا۔ نماز کے بعد مجلس میں اس موضوع پر بات چیت شروع ہو گئی کہ حضور تو تیسری رکعت کے قیام میں شامل نہیں ہو سکے تھے آپ کی وہ رکعت حدیث شریف لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کی رُو سے نہیں ہوتی اور پھر حضور کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا آپ نے فرمایا حدیث شریف میں لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ہے لَا رَکْعَۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ تو نہیں اور میں نے باقی تین رکعتوں میں تو سورۂ فاتحہ پڑھی ہے اس لئے مزید رکعت پڑھنے کی ضرورت نہیں اس پر اہلِ مجلس مطمئن ہو گئے۔

نوٹ:۔ یہ مشہور مسئلہ ہے کہ اگر مقتدی رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی وہ رکعت شمار کی جائے گی۔

(۱۰) ایک بار حضور سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بغیر نماز ہو جاتی ہے یا نہیں کیونکہ حدیث میں تو لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ آچکا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ نماز تو ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک سورۂ فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اگر فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ جو حنفی طریق پر نمازیں ادا کرتے تھے اور فقہ حنفیہ کی رو سے امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے تھے بمقام ولایت تک کیسے پہنچ گئے؟ کیونکہ اگر ان کی نمازیں ہی اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نہ تھیں تو پھر ولایت کا حصول بھی ناممکن تھا۔ پس معلوم ہوا کہ فاتحہ پڑھے بغیر بھی نماز قبول ہو جاتی ہے لیکن صحیح طریق یہی ہے۔ کہ سورہ فاتحہ مقتدی ہونے کی حالت میں بھی ضرور پڑھ لی جائے کیونکہ یہ نماز کی تکمیل کا بہت بڑا رکن ہے

(۱۱) یہ امر مسلّم ہے کہ حدیث کی رُو سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں اور تمام انبیاء اس فتنہ سے اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں۔ پس جب یہ اتنا ہولناک فتنہ ہے تو لازم ہے کہ اس کو مٹانے کے لئے ایک عظیم الشان وجود مبعوث کیا جاتا۔ اور روحانی دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی وجود نہ پیدا ہوا نہ ہو گا۔ اور حضور ہی کی یہ بلند شان ہے کہ دوسرے انبیاء اور رسول تو صرف ایک بار دنیا میں تشریف لائے۔ لیکن آپ کے لئے دو بعثتیں مقدر تھیں ایک اولین یا امیین میں جو محمدی جلالی بعثت ہے۔ اور تکمیل ہدایت کے لئے اور دوسری آخرین میں احمد کے جمالی نام کے ساتھ تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے جس میں آپ نے تمام اُمتوں، قوموں اور ملتوں کو اکٹھا کرنا تھا جیسا کہ آپ نے اپنی پہلی بعثت میں تمام شریعتوں تعلیموں اور قوانین کو اکٹھا کیا۔ حضور کی یہ دوسری بعثت بروزی اور ظلی رنگ میں ہوئی۔ اور حضور کی روحانی تربیت کے ماتحت دجال کشی کا کام آپ کے ایک تربیت یافتہ غلام نے سرانجام دیا اور اسی میں حضور کی عزت ہے کہ دینی فتنوں میں سے سب سے عظیم الشان فتنہ کو آپ کے واسطے سے مٹا دیا جاتا چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے "ایک غلطی کے ازالہ" میں اسی حقیقت کو ان چند الفاظ میں تحریر فرما کر طالبان رشد و ہدایت کے لئے خدا شناسی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور ختم نبوت کی حقیقت سے پردہ اٹھا دیا ہے فرماتے ہیں:۔

"غرض میری نبوت باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رُو سے اور یہ نام مجھے بحیثیت فنا فی الرسول کے ملا ہے لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیسٰی کے اُترنے سے ضرور فرق آئے گا (اور عیسٰی بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے")

"اب یہ کبھی ممکن نہیں کہ مہر نبوت ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا اظہار کریں۔ اور یہ بروز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (سورہ جمعہ) اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہیں کی صورت اور انہی کے نقش ہیں۔ لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب معراج کی رات دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقام سے آگے نکل گئے۔ تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی۔ تو پھر جس حالت میں خدا تو فرمائے کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف حضرت عیسٰی کو بھیج دے تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل آزاری کا موجب ہو گا۔ غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مہر ٹوٹتی ہے۔ لیکن کسی دوسرے کے آنے سے اسلام کی بیخ کنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت ہتک ہے کہ یہ عظیم الشان کام دجال کشی کا عیسٰی سے ہوا نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس دجال کشی کا عظیم الشان کام نہ کسی دوسرے نبی سے ہو سکتا تھا اور نہ کسی دوسرے کے سُپرد کیا جا سکتا ہے یہ حضور ہی کا کام تھا اور حضور نے اُس کو اپنے ایک غلام اور روحانی پروردہ کے ذریعہ سرانجام دیا۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ھُوَ الْمُرَبِّیْ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اگر ہمارے غیر احمدی بھائی اسی نقطۂ نگاہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر غور فرمائیں تو ان پر آپ کی صداقت شمس نصف النہار کی طرح روشن ہو سکتی ہے۔

(۱۲) امتی نبوت اور ظلی بروزی رسالت کی حقیقت کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن افسوس اس پر تعصب آمیز جذبات کے پردے ڈال کر اسے چھپا دیا گیا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو چند لفظوں میں آئینہ کی طرح کھول دیا ہے فرماتے ہیں:۔

(۱) "مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں" (مفہوماً) (بہ حکم الٰہی فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ میں موجود ہے ناقل)

(۲) میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہو سکتے" (آخری خطبہ)

(۳) پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے (ایضاً)

قرآن پاک میں فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ رسولوں کی بڑی علامت اظہار علی الغیب یعنی کثرت اخبار غیبیہ پر مطلع کئے جانا ہی قرار دیا گیا ہے۔ مجھ میں

کے الہامات میں بھی ایک طرح کی کثرت ہو سکتی ہے۔ لیکن نبیوں اور رسولوں کی طرح اخبار غیبیہ اور پیشگوئیوں کی کثرت نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کو نبی یا رسول یا مرسل کے ناموں سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ اگر ہمارے غیر مبائع بھائی غور کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بلا اختلاف حسب فرمان نبوی محدّث تھے اور گذشتہ گیارہویں اور بارہویں صدی کے مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئی اور کثرت اخبار غیبیہ سے نبی اور محدّث کے فرق کو معلوم کر سکتے ہیں ؎ اگر نیست بخیر باشد۔ سوائے حضرت اقدس کے کسی دوسرے محدث نے صریح طور پر نبی یا رسول کا خطاب نہیں پایا۔

(۱) حضور فرماتے ہیں "سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲ زنہ کہ محدثوں کو خاکسار ناقل)

(۲) غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

پس بعض سابق مجددین امت یعنی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی یا خود حضرت اقدس علیہ السلام کی کسی تحریر سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ انہوں نے محدثین کے الہامات میں بھی کثرت کا ذکر فرمایا ہے۔ محدث اور نبی میں یہ فرق ہے کہ محدث کے الہامات میں اخبار غیبیہ اور پیشگوئیاں اس کثرت سے نہیں ہوتیں جس کثرت کے ساتھ نبی یا رسول کے کلام والہام میں ہوتی ہیں۔ نیز محدث کو نبی رسول یا مرسل کا خطاب نہیں دیا جاتا پس جب کثرت کے ساتھ الہامات اور وحی کے ساتھ بکثرت امور غیبیہ اور نبی۔ رسول اور مرسل کے خطابات جمع ہو جائیں تو ایسا فرد نبی ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی امتی بھی کہلائے گا اور اسکی نبوت اور رسالت کے ظلّی۔ بروزی۔ غیر تشریعی غیر مستقل اور بالواسطہ نبوت کہلائے گی۔ گو نفس نبوت میں ذرا بھر فرق نہ ہوگا

(۳) جس رنگ میں ہمارے مسلمان بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے منتظر ہیں۔ اس میں ایمان بالغیب کا کوئی رنگ باقی نہیں رہتا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دو زرد چادروں میں ملبوس آسمان سے اتر آئیں اور ہزارہا انسان ان کو اسی شکل اور ہیئت میں اترتے دیکھیں تو بھلا کون سنگدل ہوگا جو ان کو قبول کرنے سے انکار کر سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تو بلا استثناء قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا رسول نہیں گذرا جس کے ساتھ تمسخر اور استہزاء نہ کیا گیا ہو حضرت اقدس نے اس حقیقت کو ان چند الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"اگر مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشان ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے، مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کر سکتا ہے پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔" (دیکھو تذکرۃ الشہادتین)

طالبان حق کو چاہئے کہ وہ غور کریں کہ جن صفات کے ساتھ مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ جب تک ان کی وہ تاویل نہ کی جائے جو حضرت اقدس نے تفہیم ربانی کے ماتحت کی یہ عقیدہ مضحکہ خیز بن جاتا ہے اور یہود اسی طرح کا عقیدہ رکھ کر ساڑھے تین ہزار سال سے حضرت ایلیا نبی کے آسمان سے اترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت ایلیا نبی کے اترنے کی پیشگوئی دو ہزار سال گذرے حضرت یحییٰ کے وجود میں پوری ہو چکی کیا اسے کوئی عقل باور کرے گی کہ (۱) مسیح موعود لکڑی اور چاندی اور سونے اور لوہے اور پیتل کی صلیبوں کو توڑتا پھرے (۲) جنگل جا جا کر خنزیروں کو قتل کرتا پھرے (۳) اتنا مال تقسیم کرے کہ کوئی اسے لینے والا نہ رہے (۴) اس کی سانس جہاں تک پہنچے کافر مرتے چلے جاویں (۵) وہ ایسے دجال کو قتل کرے جس کے پاس جنت اور دوزخ ہوگا کیا ایک سب سے بڑے کافر اور شیطان کو اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ پر مسلط کر دے گا؟ (۶) دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا لمبا فاصلہ ہو۔ (۷) دجال کے گدھے کے آگے اور پیچھے دھوئیں کا پہاڑ ہو۔ (۸) دجال کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہو۔ (۹) دجال زمین پر بارش برساتا پھرے (۱۰) دجال کے ماتھے پر ک۔ ف۔ ر لکھا ہوا ہو جس کو پڑھا لکھا اور ان پڑھ دیکھ کر پڑھ لے۔ یہ سب باتیں اور ایسی ہی قرآن پاک کی تمام اخبار غیبیہ اور احادیث نبوی و آثار مصطفوی کی تمام پیشگوئیاں حرف بحرف سو فی صدی درست اور صحیح ہیں لیکن ان کی صحت کو پرکھنے کے لئے قرآن پاک اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اصول تاویل و تعبیر بیان فرمائے ان کے ماتحت ہی ان کی صحت و صداقت کو پرکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ:

(۱) حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب (۲) فرعون مصر کی خواب (۳) حضرت یوسف کے دوساتھی قیدیوں کی خوابیں (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ میرے بعد لمبے ہاتھوں والی بیوی پہلے وفات پائے گی اور اس سے مراد سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی بیوی تھی (۵) حضور نے دو سونے کے کنگن دیکھے جس سے دو جھوٹے نبی مراد تھے (۶) تلوار کے ٹوٹنے کا دیکھنا مراد جنگ اُحد تھی۔ (۷) گائیں ذبح ہوتی دیکھیں مراد شہید صحابہ تھے۔ (۸) مینڈھا ذبح ہوتے دیکھا مراد حضرت زبیرؓ تھے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح موعود کے متعلق جو جو اخبار غیبیہ بتلائی گئیں۔ دجال یاجوج ماجوج۔ خر دجال۔ دابۃ الارض وغیرہ کی جو صفات بتلائی گئیں وہ رویا، کشوف کے رنگ میں بتلائی گئی ہیں۔ اور حضور کی رویا اور کشوف سب کی سب وحی میں داخل ہیں۔ اس لئے ان کی حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رویا کے مطابق تعبیر اور تاویل ہوگی تو صحیح مطلب معلوم ہوگا ان کو من وعن دیکھنے کے خواہشمند (جیسے حضرت ایلیاء کے یہودی منتظر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قبول کرنے سے محروم رہے اور اب بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان تینوں وجودوں کے آنے کے آسمان اور زمین سے منتظر ہیں) ویسے ہی محروم رہتے چلے جاویں گے خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو وقت پر پورا کر دیتا ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ کوئی مامور۔ کوئی رسول کوئی نبی بلکہ کوئی محدث اور مجدد بھی دنیا والوں کی خواہشوں کے مطابق نہیں آیا افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم اس پر شاہد ناطق ہے اور اب تو غلبہ صلیب کا زمانہ بھی گذر گیا۔ چودھویں صدی بھی چوتھائی سے کم باقی رہ گئی۔ قرآن کریم اور حدیث شریف کی بیان فرمودہ ایک سو کے قریب علامات ظہور مہدی و مسیح بھی ایک ایک کر کے پوری ہو چکیں کوئی ایک علامت یا شہادت یا گواہ باقی نہیں رہا جو ظاہر نہ ہو چکا ہو ؎

یاد وہ جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ تو صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے[1]

[1] نوٹ:۔ اور اب تو صدی سے ستتر سال گزر چکے ہیں منکرین کو نہ کوئی مسیح ملا نہ مہدی نہ مجدد۔ (باقی)

ہندوستان اور ہندوستانی (بقیہ صفحہ ۲)

چیز ہندوستانیوں کے حق میں ایک مبارک فال ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سرزمین میں جو سرچشمہ روحانیت سے استفادہ کے مواقع اب بھی روشن ہیں اور مغربی فلسفہ کے ذریعہ پھیلائے گئے زہر کے حقیقی تریاق کا حصول اس کے لئے اتنا مشکل نہیں جو مغربی اقوام کے لئے ہے!! اس حالت میں کیا ہندوستانی اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں گے کہ جس برتر و عظیم ہستی نے یہ سب جسمانی سامان پیدا کئے کیا اس نے ہماری روح اور آتما کی بہتری کے لئے کچھ نہیں کیا!! بالخصوص جبکہ عصر حاضر کے الحادی فتنوں کا ہیبتناک طوفان ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے!! پھر کیا ضروری نہیں تھا کہ ایسے تند سیلابوں کے وقت انسانیت کی کشتی کو ساحل مراد تک سلامتی سے جانے کے لئے انسانوں میں سے کسی کو ناخدا بنا کر بھیج دیا ہوتا!!

دور جانے کی ضرورت نہیں وہی سرزمین ہند جس کے باشندوں کو مذہبیت سے غیر معمولی لگاؤ کا امتیاز حاصل ہے۔ انہیں کی مقدس مذہبی کتب میں ان بڑے دنوں کا تفصیلی نقشہ کھینچا ہوا موجود ہے۔ اور نوع انسان کے لئے اس تباہ کن زہر کے ساتھ ہی تریاقی سامانوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ہندو مذہب کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں شری کرشن کا وہ لافانی اپدیش اب بھی پڑھا جا سکتا ہے جو دنیا سے ادھرم کے ناش کرنے کے لئے اوتار دھارن کرنے کے متعلق ہے پھر یہودی مسیحی اور مقدس مذہبی کتب نے سچائی کے زمانہ اور مہدی دوراں کی بعثت کی واضح خبریں۔ یہ سب ساری دنیا کو بالعموم اور مذہب پسند ہندوستانیوں کو بالخصوص دعوت فکر دیتی ہیں!! فھل من مدکر!!

درخواستہائے دعا

۱۔ ماہ مئی کے دوسرے ہفتہ میرے مکان پر چوروں نے نقب لگائی مگر خدا تعالیٰ نے انہیں ناکام رکھا اور اپنے فضل سے ہمیں نقصان سے بچا لیا۔ اس سے قبل تین مرتبہ ایسی واردات ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور انہیں ہدایت دے۔ آمین۔ خاکسار صوفی غلام محمد سدھر گوگیرہ ضلع منٹگمری (پاکستان) (۲) خاکسار کی بیوی عرصہ دراز سے پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا ہے ان کی صحت و عافیت کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید غلام احمد احمدی از سونگڑہ (اڑیسہ)

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

سواحیلی زبان میں اخبار کی وسیع اشاعت۔ اہم اور قیمتی مضامین کی اشاعت۔ لٹریچر کی تقسیم، نومسلم اصحاب کی تعلیم و تربیت

(سہ ماہی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۵۹ء)

از مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ

سواحیلی زبان

ہمارا سواحیلی اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں بروقت شائع ہوتا رہا۔ اس سال افریقن احباب تک مالی تحریک کو زیادہ زور کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ فروری کے پرچے میں وکیل المال صاحب کے ایک خط کا ترجمہ شائع کیا جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے مختلف خطبات کے اقتباسات پر مشتمل تھا۔ اس خط کے ہمراہ تین کالم کا ایک ایڈیٹوریل لکھا۔ جس میں تحریک جدید کا پس منظر تھا۔ ضرورت اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام تعمیر مساجد اور اشاعت لٹریچر کے کام کی تفصیل بیان کی۔

اس پرچے کو پڑھ کر ٹانگانیکا کے ایک شنگی افریقن دوست نے جو منٹوارا میں صوبائی نظم و نسق کے محکمہ میں ملازم ہیں دس شلنگ بھجوائے اور لکھا کہ میں بھی مالی جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اشاعتِ اسلام کے کام کی تعریف کی اور لکھا کہ عیسائی پادری جو پہلے اسلام پر زور دار حملے کر رہے تھے اب تمہارے مشن کی طرف سے شائع شدہ جوابات کی وجہ سے ساکت و لاجواب ہو چکے ہیں۔ خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ وقتاً فوقتاً حسب توفیق اس کارِ خیر کے لئے کچھ نہ کچھ بھجواتے رہیں۔ یہ ہمارے اخبار کے مستقل خریدار ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۱۳؍ فروری کا ارشاد فرمودہ خطبہ وعدہ ہائے تحریک جدید جلد بھجوانے کے متعلق ترجمہ کر کے شائع کیا۔ ایک خطبہ جس میں حضور نے احمدی مستورات کو نماز جمعہ میں شمولیت کا ارشاد فرمایا ہے۔ کا ترجمہ کر کے احباب تک پہنچایا گیا۔ الفضل سے دو مضامین کا سواحیلی میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ ایک مضمون تجارت کے متعلق احکام قرآنی پر مشتمل تھا اور دوسرے میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔ یہ ہر دو مضامین استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے تحریر فرمودہ تھے جلسہ سالانہ ربوہ کے کوائف الفضل سے ترجمہ کئے گئے جو چار کالموں سے زائد تھے مشرقی افریقہ میں گزشتہ سال دسمبر میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس کی رپورٹ بھی شائع کی۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ اور دوسرے مشنوں کی اہم خبروں اور بعض مقامی خبروں کو بھی اخبار میں درج کیا جاتا رہا۔ مغربی افریقہ میں اسلام کی ترقی کی خبروں سے یہاں کے افریقن خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں اور اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔

افریقن مسلمانوں کی ایک میٹنگ میں خاکسار شامل ہوا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے متعدد اصحاب نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ مسلمانوں میں اخوت، محبت، ہمدردی اتحاد اور علم کا فقدان ہے۔ خود غرضی اور مطلب براری کے لئے ہر شخص سرگرداں ہے۔ خاکسار نے اس پر ادارتی نوٹ لکھا جس میں ان بھائیوں کو جماعت احمدیہ کی تنظیم، اخوت، باہمی اتحاد اور صحیح اسلامی طرز عمل سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس جماعت میں شامل ہو کر اسلامی نمونہ اختیار کرنے اور اس ملک میں اسلام کی خدمت کرنے کی تحریک کی۔ ایک اور ایڈیٹوریل میں جو اپریل کے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ افریقن مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ نسلی امتیاز اور امیر و غریب کے فرق کو ہوا دے کر مسلمانوں میں تعصب اور دشمنی کے جذبات پیدا نہ کریں۔ چونکہ ایشین مسلمان عموماً مالدار اور افریقن مسلمان عموماً غریب ہیں۔ اس لئے افریقن مسلمانوں کے ایک طبقے میں ایشین مسلمانوں کے خلاف نفرت اور غصہ کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔

سواحیلی اخبار میں ایک صفحہ نظموں کے لئے وقف ہوتا ہے۔ احمدی و غیر احمدی افریقی دوست عمدہ اشعار دینی اور سماجی معاملات کے متعلق بھجواتے رہتے ہیں۔ جو بڑے شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ برادرم مکرم شیخ عمری عبیدی صاحب باقاعدگی سے ہر ماہ مضامین بھجواتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں عیسائیت کے بارے میں ان کے بلند پایہ مضامین شائع ہوتے رہے۔ جو حضور کی سورہ مریم کی تازہ تفسیر کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ دو غیر احمدی دوستوں نے بھی مضامین بھجوائے ان میں سے ایک نے لکھا کہ گزشتہ کئی سالوں کے تجربہ سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں میں صرف احمدی جماعت ایسی ہے جس نے بلا تفریق فرقہ و رنگ عام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے کام کیا ہے۔ پھر ان میں دینی اور دنیوی علوم سے بہرہ ور لوگ بھی موجود ہیں جن کے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

مضامین لکھنے اور ترجمہ کرنے کے علاوہ پروفوں کی تصحیح، طباعت کی نگرانی، پرچوں کی ترسیل اور حساب و کتاب کی تفصیل دکانداروں اور ایجنٹوں کو بھجوانے کا کام بھی خاکسار کے سپرد ہے۔

انگریزی اخبار

پندرہ روزہ اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" کی ادارت کے فرائض مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر ادا کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں وہ ایک ماہ کے دورہ پر یوگنڈا تشریف لے گئے۔ ان کی غیر حاضری میں خاکسار نے دو پرچے شائع کرائے اور ان کی ترسیل وغیرہ کا تمام کام کیا۔ اس اثناء میں ایک مضمون جنوبی افریقہ کے مقبول عام رسالہ "ڈرم" میں شائع ہوا۔ جس میں یہ ذکر تھا کہ مشرقی افریقہ میں اسلام بھی ترقی کر رہا ہے۔ لیکن عیسائیت کی ترقی بھی زوروں پر ہے خاکسار نے اس کے جواب میں بتایا کہ اس ملک میں عیسائیت تنزل پذیر ہے اور اسلام ترقی کر رہا ہے اور عنقریب اسلام کو عیسائیت کے مقابل پر فتح مبین حاصل ہونے والی ہے۔

پاکستان کی زرعی سکیم کے متعلق ایک مفصل رپورٹ مرتب کر کے اس اخبار میں شائع کی۔ روزوں کی حقیقت و حکمت جلسہ سالانہ ربوہ کی رپورٹ اور بعض دوسری خبریں و مضامین شائع کئے گئے مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ نیروبی نے اس کام میں خاصی امداد کی۔ جزاہ [illegible] الجزاء۔

اشاعتِ کتب

سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے بعد ہماری سواحیلی کتب کی مانگ زیادہ ہو گئی ہے۔ اس ترجمہ کے علاوہ ہمارے مشن کے پاس دس سواحیلی کتب برائے فروخت موجود رہتی ہیں۔ سترہ کی کتاب ہمارے مشن کے پریس واقع ٹبورا میں شائع ہوئی تھی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کتاب کا سرورق نیروبی میں طبع ہوا۔ ایک کتاب "حدیث اربعین" طبع ہوئی۔ اس کے علاوہ "تحفۂ میلاد" و "اسباق الاسلام" بھی طبع ہو رہی ہیں۔ ان تمام کتب کے پروفوں کی پہلی اور دوسری بار خاکسار نے تصحیح کی۔ دو اور کتب بھی طباعت کے لئے پریس میں دی ہوئی ہیں۔ ان کے پروف ابھی تک نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اخبارات و کتب کی ادارت و اشاعت کا یہ کام ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قیدیوں میں تقسیم لٹریچر

احباب کو معلوم ہے کہ نیروبی اور اس کے مضافات میں سات آٹھ سال سے ماؤ ماؤ کی تحریک چل رہی ہے جس کا کلی استیصال ابھی تک نہیں ہوا۔ اس تحریک سے جہاں مالی اور جانی نقصان ہوا ہے۔ وہاں اس کا ایک یہ فائدہ بھی ہوا ہے۔ اس تحریک کے نتیجے میں ککویو قبیلہ کے لوگوں میں بالخصوص اور دوسرے قبائل میں بالعموم عیسائیت سے نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ماؤ ماؤ کے متعدد قیدیوں کی طرف سے خطوط موصول ہوئے کہ وہ عیسائیت سے بیزار ہیں اور اسلام کا مطالعہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ان خطوط کے جواب میں تیرہ عدد ترجمۃ القرآن سواحیلی اور اس سے چار گنا کتب اور اخبارات ان قیدیوں کو مفت بھجوائے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ان اسیروں کو روحانی و جسمانی رستگاری حاصل ہو اور یہ مصیبت زدہ لوگ اسلام کے نور سے منور ہو کر آزادی و سکھ کا سانس لیں۔ اور اسلام ان کے ذریعہ عزت و عظمت حاصل کرے۔ اللّٰھم آمین۔

تعلیم و تربیت

پردہ کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کے کچھ نسخے بذریعہ ڈاک مختلف احباب کو بھجوائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ کی تقریر "ذکر حبیب" دعوت و نماز مغرب کے بعد احباب کو سنائی۔ مستورات میں رمضان المبارک کی برکات کے متعلق تقریر کی۔ مختلف دنوں میں نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد احباب کو ایک ایک حدیث سنائی جاتی رہی۔ رمضان المبارک کے ایام میں احباب کو دس پاروں کا ترجمہ سنایا۔ عورتوں اور مردوں میں قرآن مجید کا درس دیتا ہے۔

متفرق

کچھ افریقن مسلمانوں سے مل کر ان سے

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

پچپن اشخاص کا قبولِ اسلام۔ لٹریچر کی تقسیم۔ معززین سے ملاقاتیں!

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مشن غانا از جنوری تا مارچ ۱۹۵۹ء

(از مکرم عبد الرشید صاحب رازی مبلغ مغربی افریقہ)

ماہ جنوری کے وسط میں غانا کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے لئے مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب بشیر نے کانفرنس کی تیاری اور مہمانوں کی رہائش کے لئے خاص کوشش فرمائی۔ احمدی احباب کو کانفرنس میں شرکت کے لئے مکرم برادرم خلیل اختر صاحب اور خاکسار اپنے اپنے علاقہ جات میں تلقین کرتے رہے۔ چنانچہ دور دراز دیہات سے کافی تعداد میں احمدی احباب نے شمولیت کی یہ سالانہ کانفرنس تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے کافی مؤثر ثابت ہوئی۔ اس موقعہ پر اخبارات اور ریڈیو میں غانا میں احمدی مشنوں کی مساعی کا تذکرہ ہوتا رہا۔

غانا میں احمدیہ مشنز تنظیمی لحاظ سے چار حصوں میں تقسیم ہیں۔

(۱) شمالی غانا (۲) اشانٹی سیکشن (۳) کالونی مغربی ریجن (۴) اکرا شہر اور مشرقی غانا۔

مذکورہ چار علاقوں میں سے شمالی غانا کے علاوہ باقی تین علاقوں میں پاکستانی مبلغین متعین ہیں۔ مکرم امیر جماعت غانا الحاج مولانا نذیر احمد صاحب بشیر امارت اور پاکستانی و افریقن مبلغین کی نگرانی کے علاوہ مغربی ریجن یعنی کالونی کے انچارج مبلغ کے بھی فرائض ادا فرماتے ہیں۔ آپکی سہ ماہی تبلیغی و تعلیم و تربیت کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے اپنے علاقہ کے ۱۳ شہروں اور قصبات کا دورہ کیا۔ دورہ کے دوران تبلیغی و تربیتی کام کیا۔ ایک سو اشخاص کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت سے روشناس کرایا۔ تقاریر اور انفرادی نصائح سے احباب جماعت کو تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے تبلیغی اور تربیتی و تعلیمی اغراض سے ۱۱۰۸ میل کا سفر طے کیا۔

یہاں کی وزارت تعلیم کے ایک سینئر افسر مسٹر Matah نے غانا کی نئی تاریخ لکھی جس میں اس نے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو غلط الزامات لگائے۔ مکرم امیر صاحب نے ہر دو الزامات کے مدلل جواب لکھ کر مصنف کو ارسال کئے اور اس سے مطالبہ کیا کہ یا تو ہر دو الزام اپنی کتاب سے حذف کر دے۔ یا پھر میرے جوابات بھی حاشیہ میں درج کرے۔ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ اسی کتاب میں مصنف مذکور نے تحریر کیا ہے کہ احمدی ہر جگہ اسلام کا دفاع کرتے ہیں اور تعلیمی میدان میں مسلمانوں کی مدد کر رہے ہیں

مکرم امیر صاحب نے علاوہ تبلیغی اور انتظامی امور کی انجام دہی کے غانا میں تمام احمدیہ سکولز کی جنرل منیجری کے فرائض ادا کئے۔ آپ نے مذکورہ عرصہ میں کماسی، کوامانا، اکرا، انل، اٹابانا ڈی۔ لا سالٹ پانڈ کے سکولوں کا معائنہ کیا۔ تین نئے سکولوں کا اجراء کیا گیا۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی سالٹ پانڈ کے احمدیہ مڈل سکول نے ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں دوسری ٹیموں کو شکست دے کر ۶ مارچ کو غانا کی آزادی کی دوسری سالگرہ کے موقعہ پر ٹرافی جیتی۔

مکرم امیر صاحب نے مذکورہ عرصہ میں سکولوں کے سلسلہ میں وزارتِ تعلیم کے سینئر افسروں لوکل کونسلز سے خط و کتابت کی اور مذکورہ محکموں کے خطوں کے جوابات دیئے۔ علاوہ ازیں تمام مبلغین اور احباب جماعت کے خطوط کے جوابات اور مختلف مواقع پر اپنی زریں ہدایات سے مستفیض فرماتے رہے۔

ہر روز بعد نماز فجر مرکزی مسجد بمقام سالٹ پانڈ میں قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ ۲۳ مارچ کو پاکستان ڈے کے موقعہ پر شرکت کی۔ اور ملک کی مشہور شخصیتوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

مذکورہ عرصہ میں سارے غانا میں ۵۵ اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

اشانٹی سیکشن

کے انچارج مکرم برادرم خلیل احمد صاحب اختر ہیں۔ مذکورہ عرصہ میں آپ نے ۹ مقامات کا دورہ کیا۔ اور دورہ کے دوران میں ۱۹ تقریریں کیں۔ ۸ فروری کو بہا فو ریجن میں Odumasi کے مقام پر کل اشانٹی احمدیہ تبلیغی کانفرنس منعقد کی جس میں تمام اشانٹی سے احباب شامل ہوئے۔ احباب جماعت نے کانفرنس کو ہر ممکن طریقہ سے کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ ۲۲ فروری کو ایک اور مقام Akrokri میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں اختر صاحب کماسی کی جماعت کے دوستوں کو لے کر شامل ہوئے۔ کماسی سے تقریباً چھ لاریاں اور ڈونکو اور اڈانسی کی جماعت کے دوست بھی لاریوں پر آئے۔ بہت سے احباب پیدل چل کر جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ ۲۹ مارچ کو Telkima کے مقام پر ریجن کے نمائندوں کا جلسہ ہوا جس میں اس علاقہ کے نمائندہ کا انتخاب کیا اور احباب نے ہر رنگ میں تبلیغ کے لئے دن وقف کیا۔

مذکورہ عرصہ میں اشانٹی سیکشن کے مسلمانوں کے بڑے لیڈر معلم متو کلو۔ غانا یونیورسٹی کے تاریخ کے پروفیسر اداسانٹی کے بادشاہ اور وزیر اعظم وزیر داخلہ وغیرہ سے ملاقات کی گئی۔

متفرق

کماسی شہر میں مڈل سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے Telkima میں پرائمری سکول کی عمارت میں توسیع ہو رہی ہے۔ بمپانگ میں مشن ہاؤس کی عمارت بن رہی ہے۔ اڈانسی میں مسجد بن رہی ہے

اس کے علاوہ برادرم اختر صاحب نے ہوسٹل کے انتظام کی نگرانی کی احمدیہ سکنڈری سکول میں عربی اور دینیات کے لئے وقت دیا۔ اور گورنمنٹ مڈل سکول میں دینیات پڑھانے کے لئے جاتے رہے۔ صبح و شام مسجد میں درس دیتے رہے۔

اکرا مشن و مشرقی غانا

کی جماعتوں کا خاکسار انچارج ہے۔ مذکورہ عرصہ میں خاکسار نے مشرقی غانا کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور دورہ کے دوران میں آٹھ دس مستورات میں تربیتی لیکچر دیئے۔ مزید چند ایک قابلِ ذکر امور یہ ہیں۔ ماہ فروری میں خاکسار نے غانا یونیورسٹی میں شعبہ دینیات کے انچارج سے ملاقات کر کے مکرم جناب نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے دو لیکچروں کا انتظام کرایا۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو یونیورسٹی دو تین جانا پڑا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم سیفی صاحب تشریف لائے۔ اور اسلام اور احمدیت پر دو لیکچر دیئے لیکچروں کے علاوہ ایک علمی مذاکرہ بھی ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے لیکچروں اور علمی مذاکرہ کا بہت اچھا اثر ہے۔ تربیتی دورہ میں اس سب جماعت کے اسلام اور احمدیت کے متعلق شکوک و شبہات دور کئے۔ اور ایک تربیتی میٹنگ بھی کی۔ جس میں مشرقی غانا کی چند ایک جماعتوں کے دوستوں نے شمولیت کی۔

اکرا میں چند ایک معزز دوستوں سے ملاقات کر کے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ ان میں سے ایک تو فرنچ گنی کے مشہور تاجر ہیں۔ مشن ہاؤس میں دعوت دیکر بلایا۔ دوسرے صاحب فرنچ گنی کے سفیر مقیم غانا سے وقت لیا اور جاکر ملاقات کی۔ خاکسار نے احمدی مشنوں کی مساعی کے علاوہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کا بھی ذکر کیا اس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ساتھ ہی

ہم نے خود ہی مشن ہاؤس میں جلسے کی خواہش ظاہر کی۔ تیسرے صاحب ایک پاکستانی ہیں جو کہ یو۔ این۔ او کی طرف سے لائبیریا میں مقیم ہیں۔ اکرا میں ایک کانفرنس میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے ہوٹل میں جاکر ملاقات کی۔ اور احمدی مشنوں کی مغربی افریقہ میں مساعی سے واقفیت کرائی۔

تقسیم لٹریچر

مذکورہ عرصہ میں خاکسار نائیجیریا سے اپنا اخبار "ٹروتھ" حاصل کر کے شہر کے معزز احباب (وزراء۔ ڈاکٹر۔ وکلاء۔ پروفیسر۔ تاجر) کو مفت پوسٹ کرتا رہا۔ ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں اکرا میں ایک زراعتی نمائش لگی۔ جس میں خاکسار اور احباب جماعت نے مفت لٹریچر تقسیم کیا۔ کتب بھی فروخت کیں۔ یونیورسٹی میں ایک احمدی طالب علم کے ذریعہ کچھ لٹریچر اور کتب طلباء میں مفت تقسیم کروائیں۔ تقسیم لٹریچر کے علاوہ خاکسار نے شہر کے دو تین موزوں جگہ پر کتب

فروخت کا انتظام کر رکھا ہے جن کے ذریعہ چار اخبار ٹریکٹ اور لٹریچر کافی تعداد میں غیر از جماعت احباب تک پہنچایا ہے۔ ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں احباب جماعت روزے رکھتے رہے۔ اور نماز تراویح کے لئے دور سے آکر شامل ہوتے رہے۔ نماز تراویح کے بعد حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے درس دیا جاتا رہا۔ ماہ رمضان میں خطبات جمعہ کے ذریعہ

تبادلہ خیالات کیا۔ مسلمانوں کی موجودہ مشکلات اور ان کے حل کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ ایک عیسائی افریقن جو شیل کمپنی میں کلرک ہیں۔ یہاں آتے۔ اسلام کے متعلق ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور دو انگریزی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ ایک لیشین مسلمان سے دو تین مرتبہ مل کر انہیں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ لٹریچر کے سلسلہ میں ۹۴ خطوط کا جواب دیا۔

۵۳ ترجمۃ القرآن خریداروں کو بھجوائے۔ سواحیلی کتب کے بھی متعدد پیکٹ خریداروں کو بھجوائے گئے۔ لنڈن مشن کو ترجمۃ القرآن سواحیلی اور دوسری سواحیلی کتب کا ایک سیٹ بھجوایا گیا۔ مقامی "اخبار احمدیہ" بزبان اردو کے دس سٹینسل سائیکلو سٹائل کر کے احباب اور جماعتوں کو بھجوائے گئے۔

ایک افریقن بچے کے جنازہ میں بہت سے لیشین احمدی شریک ہوئے۔ اور بچے کے والد کی مالی امداد بھی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر عام افریقنوں پر پڑا۔ اور اسلام کی بین الاقوامی اخوت و ہمدردی کی عملی مثال پیش کی گئی۔

بالآخر تمام قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس ملک میں اسلام کی سرعت ترقی اور غلبہ کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ جو مبلغین اس ملک میں حقیقی اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور انہیں اپنے حضور نوازتے ہوئے اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور انہیں اسلام کے غلبہ کی جھلک دکھا دے۔ اللھم آمین۔

قبولِ احمدیت

از مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا

میری بیعت، پہلے مکرم پیر منور الدین صاحب ساکن چک منگلا ضلع سرگودھا سے تھی۔ میں نے درسی کتب منطق تا حمد اللہ قاضی مبارک فلسفہ تا صدرا معانی تا مطول اصول تا توضیح تلویح صرف تا شافیہ نحو تا المغنیہ۔ شرح جامی عصام کا اکثر حصہ پیر صاحب موصوف سے اور کچھ حصہ دیگر اساتذہ سے پڑھا۔ اور کتب تصوف مثلاً مکتوبات امام ربانی و دیگر رسائل نقشبندیہ مثنوی مولانا روم سبقاً پیر صاحب سے لفظاً لفظاً پڑھیں۔ اور سلوک نقشبندیہ کا کچھ حصہ بھی ان سے سیکھا پیر صاحب موصوف کے ذریعہ ہی سے مجھے احمدیت سے انس ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے کافی لٹریچر پیر صاحب کو بہم پہنچایا تھا۔ اس عاجز نے اپنی زندگی چونکہ پیر صاحب کی خدمت میں وقف کر رکھی تھی لہٰذا ان کے کتب خانہ کا میں انچارج ہوتا۔ مجھے بھی مولوی محمد علی صاحب کی مرسلہ کتب دیکھنے کا موقعہ ملتا۔ جن میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات تھیں۔ اس مطالعہ کا نتیجہ یہ تھا کہ مجھے اور مجھ سے پہلے پیر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت ہوگئی۔ وفات مسیح کے ہم قائل ہوگئے لیکن آپ کو ہمارے نزدیک ایک مجدد کا مقام حاصل تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم کو ان کتابوں کے مطالعہ کا موقعہ نہ ملا تھا۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صراحتاً اپنے آپ کو امتی نبی لکھا ہو۔ دوسرا النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب کا مطالعہ ہم کثرت سے کرتے اور مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا حقیقی ترجمان سمجھتے۔ اور اس وقت تک جہاں تک میں اپنے متعلق جانتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوئی کتاب میں نے نہ دیکھی تھی۔ لیکن اتنا مجھے یاد ہے کہ ان دنوں النبوۃ فی الاسلام کے مطالعہ نے مجھ پر یہ اثر کیا کہ جماعت قادیان نبوت کے مسئلہ میں غلو کرتی ہے۔ آخر ربوہ مرکز احمدیت جب ہمارے علاقہ کے نزدیک آگیا تو سلسلہ کے لٹریچر کا مکمل طور پر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم پڑھی۔ حقیقۃ الوحی پڑھی۔ پردے کھل گئے۔ نبوت کا مسئلہ حل ہوگیا۔ اور اصل بات یہ تھی کہ لاہوری ۱۹۰۱ء کے بعد کی مؤلفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کو دکھاتے بھی نہ تھے۔ ان دنوں میں نے یہ فیصلہ کر لیا یا مرزا صاحب کا دعوے بالکل جھوٹا ہے یا اگر سچا ہے تو وہ نبی بھی ہیں کیونکہ وہ بار بار لکھتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ یہ ۱۹۴۸ء کے حالات ہیں۔

اس کے بعد میں نے پیر صاحب موصوف سے تبادلہ خیالات کیا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کو سچا مانتے ہیں تو ہمیں موجودہ خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیئے۔ پیر صاحب مجھے فرمانے کہ تم لوگوں پر میری اطاعت ضروری ہے اور مجھے چھوڑ کر آگے چلے گئے تو خدا تعالیٰ تم پر ناراض ہوگا۔ میں نے ان دنوں دعا کی اور اکثر یہ دعا کرتا۔ اے میرے خدا اگر اس جماعت میں شمولیت ضروری ہے تو ہمیں توفیق فرما۔ اور اگر پیر صاحب کی بیعت ہی کافی ہے۔ تو ہمیں ان کے ساتھ رکھیو۔ چنانچہ ان ایام میں میں نے خواب میں دیکھا ذالله علیٰ ما اقول شہید۔ کھجور کے دو درخت ہیں۔ کہتے ہیں ایک پیر صاحب کا ہے اور دوسرا عزیز الرحمٰن کا۔ دونوں کی جڑوں میں دو سانپ ہیں۔ لیکن میں نے اپنی کھجور والے سانپ کو مار ڈالا۔ لیکن پیر صاحب کی کھجور والا سانپ زندہ ہے۔ میں نے یہی تعبیر سمجھی۔ شاید میرا احمدی ہونا مقدر ہے۔ اور پیر صاحب رہ جائیں گے وقت گزرتا گیا۔ پیر صاحب اور میرے درمیان بُعد بڑھتا گیا۔ لیکن پیر صاحب سے جُدا ہونا ہمارے سامنے مشکل مسئلہ تھا۔

سفر حجاز

اسی کشمکش میں ۱۹۵۱ء میں میں نے حج کا ارادہ کیا۔ اور خدا جانتا ہے کہ اس سفر سے میری غرض یہ تھی کہ مقامات مقدسہ پر دعا کروں گا۔ اسی معاملہ کے متعلق بیس دن مجھے کراچی رہنا پڑا۔ میں جمعہ احمدیہ ہال میں جا کر پڑھتا۔ اور رات دن سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتا۔ مجھے یاد ہے کہ دعوۃ الامیر اور ذکر الٰہی میں نے وہاں ہی کسی احمدی سے خریدیں۔ اور سفر حج میں ساتھ لے گیا۔ اور مرقاۃ الیقین میں ہر وقت اپنے رکھتا تھا الغرض بیت اللہ شریف۔ مدینہ منورہ۔ منیٰ۔ عرفات۔ تمام مقامات پر میری اہم دعا یہ تھی۔ جو ان الفاظ میں ہی کرتا تھا۔ یہ دعا مجھے اس طرح از بر ہوگئی تھی۔ کہ اب بھی کسی وقت اگر دعائے استخارہ پڑھنے لگوں۔ تو وہی الفاظ زبان پر آ جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے:-

اللّٰھم ان کان الدخول فی
الجماعۃ الاحمدیۃ
خیرًا لی فی دینی ومعاشی
وعاقبۃ امری فیسرلی۔
وان کان ھذا الامر شرًا
لی فاصرفہ عنی۔

یعنی اے میرے خدا اگر جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہونا دنیا و آخرت میں تیری رضا کا موجب ہے تو مجھے اس جماعت میں شامل فرما۔ چنانچہ اس سفر سے واپس آ کر ایک موقعہ پر میں نے یہ چند اشعار کہے تھے ؎

عرصۂ عرفات میں ہے جبل رحمت خود گواہ
تھا پکارا میں نے تجھ کو با دو چشم اشکبار
یاد کر وہ وقت جب میں در پہ تیرے جا کھڑا
دے مجھے رشد و ہدایت تھا زباں پر بار بار
گر نہیں ہے میرزائے قادیاں تیرا مسیح
پھیر لے دل کو مرے ہاتھوں میں تیرا اقتدار
گر بنا فیضانِ احمد سے غلام احمد مسیح
تو مجھ کو میری ہدایت سے نہ ہو دوزاہل نار

واپس آ کر دو سال متواتر مکرم پیر صاحب سے بحث و مکالمہ ہوتا رہا۔ اور اس عرصہ میں مجھے کئی خوابیں بھی آئیں جن کو میں نوٹ کر لیتا۔ اور میری عقیدت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے یوماً فیوماً بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ ایک دن محبت و شوق میں ایک عربی نظم لکھ کر میں نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے ذریعہ الفضل بھجوائی۔ لیکن ابھی میں بیعت نہ ہوا تھا۔ اس کے دو شعر یہ ہیں

فدت نفسی لسید قادیان
فرید الدھر منتخب الزمان
ھو المحمود سید ذالبشیر
بشارات المسیح وعیسیٰ ثان

عجیب یہ ہے کہ میں نے خفیہ طور پر اس نظم کو لکھا تا کہ پیر صاحب کو پتہ نہ لگ جائے۔ اخبار میں چھپوایا۔ اور اپنا نام ظاہر نہ کیا۔ بات یہ ہے کہ عشق ایسا ہی کرتا ہے کہ آدمی مجنون سا ہو جاتا ہے۔

ہاں ان دنوں میں نے مسئلہ مصلح موعود اور مسئلہ خلافت کی بھی خوب سٹڈی کی۔ اور میں نے دونوں جماعتوں کا لٹریچر ان دونوں مسئلوں پر پڑھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ حق واضح کر دیا۔ کہ خلافت برحق اور مصلح موعود میرا پیارا محمود ہے۔ آخر میں نے حتمی فیصلہ کر لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے میرے اندر قوت بھر دی۔ کہ پیر صاحب ناراض ہوں۔ اب خدا تعالیٰ نے مجھ پر عقلی علمی۔ روحانی طور پر حجت پوری کر دی ہے۔ شاید اب مداہنت سے کام لوں تو سلب ایمان کا معاملہ نہ ہو جائے۔

پس ۱۹۵۲ء کے جلسہ سالانہ پر یہ خاکسار حضور کی دستی بیعت سے مشرف ہوا۔ لیکن افسوس ہمارے پیر صاحب موصوف میری بیعت کرنے کے بعد مجھ سے ہٹ گئے۔ اور سلسلہ حقہ سے زیادہ بغض رکھنا شروع کر دیا۔ لیکن آپ کے مریدوں میں سے چند ایک اس خاکسار کے ذریعہ سعادت الٰہیہ سے داخل سلسلہ احمدیہ ہو گئے۔ فالحمد للہ۔

(رسالہ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور درازئ عمر کیلئے مختلف جماعتوں میں دعائیں اور صدقات (بقیہ)

جلد حضور کو صحت کاملہ اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ غلام قادر شرق سکندر آباد

بنارس چھاؤنی

مرکز سے حضور کی علالت کے متعلق اطلاع آنے پر مورخہ ۱۱/۵/۵۹ کو اجتماعی دعا کی گئی اور اب بھی برابر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کا بابرکت سایہ تا دیر ہم پر سلامت رکھے۔ آمین۔ بشیر عبدالسلام بنارس چھاؤنی

کیرنگ

حضور کی علالت کے متعلق مرکز کا تار ۱۲/۵/۵۹ کو تین بجے بعد دوپہر ملا۔ ساری بستی میں منادی کرا کے بعد نماز مغرب حضور کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا کرائی گئی ۱۰/- روپے صدقہ جمع کیا گیا جس کے بکرے خرید کر قربانی کی جائے گی۔ شیخ طاہر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ

دبلا درگ

حضور کی صحت کی خرابی کے متعلق اطلاع ملنے پر صدقہ اکٹھا کیا گیا اور غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔ عبدالحلیم دبو درگ

یادگیر

۱۲ مئی ۱۹۵۹ء مرکز کا تار ملنے پر تمام جماعت کو اطلاع دی گئی۔ بعد نماز عصر جمع ہو کر دعا کی گئی۔ دو بکرے صدقہ دیئے گئے۔ ۵۰/- روپے جمع کر کے مرکز روانہ کئے گئے۔ ہر نماز میں التزام سے دعائیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرما کر لمبی عمر عطا فرمائے۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

بھے پور

سیدنا حضرت امیر المومنین کی خرابی صحت کی اطلاع ملنے پر نماز جمعہ میں اجتماعی دعا کی گئی۔ ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ اور درازئ عمر عطا فرمائے۔ ڈاکٹر محمد لطیف بھے پور

جمشید پور

مرکز کی طرف سے حضور کی صحت کی خرابی کی اطلاع بذریعہ تار ملی۔ جملہ احباب اکٹھے ہوئے۔ ایک بکرا مکرم محمد احمد صاحب نے انفرادی طور پر ادا کیا۔ بکرا جماعت کی طرف سے صدقہ دیا گیا۔ روزانہ حضور کی صحت اور درازئ عمر کیلئے

جنوبی ہند کے صوبہ کیرالہ و مدراس کا تبلیغی دورہ

(بقیہ صفحہ نمبر اول)

غیر مسلم دوست بھی تشریف لاتے رہے

دوسرے اجلاس کی رپورٹ ماتر بھومی میں

کالی کٹ سے شائع ہونے والے ملیالم روزنامہ "ماتر بھومی" میں کانفرنس کے دوسرے اجلاس کی رپورٹ بھی نمایاں طور پر شائع ہوئی جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

"کالی کٹ ۱۹ را پریل

پانچویں سالانہ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس آج شام کو زیر صدارت مولوی عبداللہ صاحب یہاں منعقد ہوئی۔ مولانا شریف احمد صاحب امینی نے صدر جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کارناموں کو بتفصیل بیان فرمایا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دیگر جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ انسانوں کی قائم کردہ جماعت نہیں۔ بلکہ خدا کی قائم کردہ ہے۔ دنیا میں امن و امان کا پیغام پہنچانا اور امن عالم قائم کرنا اور دیگر مذاہب کے پیرادوں کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آنا جماعت احمدیہ کا مقصد ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آجکل کے علماء اپنے خیالات کے مطابق تبلیغ کرتے ہیں۔ اسلئے وہ راہ خدا سے ہٹ کر تنزل کی راہ اختیار کر رہے ہیں مسلمانوں کی بہبودی کے لئے اگر کوئی جماعت کام کر رہی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حضرت نبی کریم صلعم نے دنیا کے تمام فرقوں اور مذاہب کے لوگوں سے رواداری اور ہمدردی کا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے مولانا شریف احمد صاحب کی تقریر اردو میں تھی جس کا ترجمہ ملیالم میں سنایا گیا۔ اس کے بعد محمد کریم اللہ صاحب نے بھی ایک تقریر کی۔" (ماتر بھومی مورخہ ۲۰ را پریل ۱۹۵۹ء)

آل کیرالہ خدام الاحمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۱۹ ۔ ۴ ۔ ۵۹ کی صبح کو احمدیہ دار التبلیغ "دار السلام" کالیکٹ میں آل کیرالہ خدام الاحمدیہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل منعقد ہوا۔ جس میں دس خدام نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

۱۔ عبدالوہاب صاحب ایم۔ اے۔ ۲۔ ای خالد صاحب کنانور۔ ۳۔ ای عارف صاحب کنانور۔ ۴۔ ای عبدالمالک صاحب کنانور۔ ۵۔ بی محمد کویا صاحب پینگاڈی۔ ۶۔ ایم کے حسن کویا صاحب قائد کالیکٹ۔ ۷۔ سی۔ کے عبداللہ صاحب پینگاڈی۔ ۸۔ بی احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت پینگاڈی۔ ۹۔ محمد عمر صاحب مالاباری متعلم قادیان۔ ۱۰۔ پی عبدالمجید صاحب کنانور۔

مکرم صدر صاحب نے صدارتی ریمارکس میں جناب عبدالوہاب صاحب اور بی محمد کویا صاحب کی تقاریر کو سراہا۔ جو علی الترتیب "فرائض خدام الاحمدیہ" اور "اسلام اور کمیونزم" کے بارہ میں تھیں۔

نمائندگان کے دو اجلاس

مورخہ ۱۹ را پریل کو بعد نماز ظہر نمائندگان جماعت ہائے کیرالہ کا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل "دار السلام" میں منعقد ہوا جس میں کیرالہ میں توسیع تبلیغ کی تجاویز اور احمدی بچوں کی تربیت کے لئے ضروری اقدامات پر غور کیا گیا۔ دس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو مذکورہ بالا امور پر غور کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ اس کمیٹی کے ایک اعزازی رکن ہوں گے۔

مورخہ ۲۰ را پریل کی صبح کو "آل کیرالہ کانفرنس کمیٹی" کا اجلاس ہوا۔ جس میں رسالہ "ستیا دوتن" کی توسیع اشاعت اور مالی ذرائع آمد پر غور کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کا ملیالم زبان میں شائع ہونے والا یہ ایک ہی رسالہ ہے جو ۲۹ سال سے متواتر شائع ہو رہا ہے۔ کیرالہ اسٹیٹ میں رسالہ اسلام اور احمدیت کی ایک آواز ہے۔ اور اس میں شائع ہونے والے تبلیغی اور علمی مضامین سے متاثر ہو کر کئی احباب بعد تحقیق احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں اس کمیٹی نے متفقہ طور پر اس امر کو پاس کیا۔ کہ مرکز قادیان سے اس رسالہ کے خوشکن اشاعت و نتائج کے پیش نظر اسکی موجودہ گرانٹ میں اضافہ کرنے کی درخواست کی جائے۔

دو دوستوں کی بیعت

مورخہ ۱۹ را پریل کو دو دوست جناب احمد صاحب کانسٹیبل اور جناب سید ابوبکر صاحب ڈرائیور بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ اُن کو استقامت عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

روانگی برائے کنانور

۱۹ را پریل کو دو روزہ احمدیہ کانفرنس کالی کٹ ختم ہو چکی تھی۔ لہذا ۲۰ را پریل کو مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان بذریعہ میل مدراس کو واپس تشریف لے گئے۔ اور خاکسار مع احباب کنانور۔ کنانور کو آگیا۔ جو کالی کٹ سے ۵۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کیونکہ کنانور میں بھی تبلیغی پروگرام تھا۔ مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل و مکرم مولوی ابوالوفا صاحب پینگاڈی تشریف لے گئے۔ مگر ۲۱ را پریل کو مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل بھی کنانور تشریف لے آئے۔

جلسہ کنانور

حسب پروگرام کنانور میں ۲۱ را پریل بعد نماز عشاء دار التبلیغ میں جلسہ منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا صدارت کے فرائض مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل نے ادا کئے۔ خاکسار نے قریباً دو گھنٹے "صداقت احمدیت" پر تقریر کی جس کا ملیالم ترجمہ ابن عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر رسالہ ستیا دوتن نے کیا۔ کنانور احمدیت کے مخالفین کا ایک خاص اڈہ ہے۔ بعض شرپسند لڑکوں نے دوران تقریر میں خشت باری کر کے جلسہ کو درہم برہم کرنا چاہا۔ مگر چند مستعد خدام کے بروقت اقدام نے اُن کے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ کافی تعداد میں غیر احمدی دوست تقاریر سننے کے لئے آئے۔ اور رات ۱۱ بجے شب اطمینان سے تقاریر سنتے رہے آخر میں صاحب صدر نے احمدیت کے بارہ میں علماء کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اور احمدیت کا صحیح تصور پیش کیا۔

جلسہ پینگاڈی

پروگرام کے مطابق ہم ۲۲ را پریل کی صبح کو پینگاڈی کے لئے روانہ ہوئے۔ جو کنانور سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے پینگاڈی میں بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کے صحن میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قرآن مجید کے دلائل اور واقعات زمانہ حاضرہ کی روشنی میں پیش کیا۔ تقریر تقریباً دو گھنٹے رہی۔ اس تقریر کا ملیالم زبان میں ترجمہ مکرم ابن عبدالرحیم صاحب نے کیا۔ بالآخر صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں علاقہ مالا بار میں احمدیت کی شاندار ترقی اور مخالفین کے اپنے ناپاک منصوبوں میں ناکامی کو پیش کرتے ہوئے اپنے اہل وطن سے اپیل کی۔ کہ اب وہ سنجیدگی سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں خدا تعالیٰ سے دعا کریں تا کہ اُن پر صداقت کا انکشاف ہو۔ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر بھی اس جلسہ میں ہونے والی تھی مگر زیادہ وقت ہو جانے کی وجہ سے نہ ہو سکی۔

روانگی برائے کروناگاپلی

مورخہ ۲۳ را پریل کی شب کو بذریعہ کوچین ایکسپریس مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل۔ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار کروناگاپلی کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۴ را پریل کی صبح سات بجے ہم ارنا کولم پہنچے۔ اور وہاں سے بذریعہ بس ۱۱ بجے کروناگاپلی پہنچے۔ خطبہ جمعہ مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل نے پڑھا۔ جس میں "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ" کی روشنی میں احباب کو اتفاق و اتحاد کی طرف توجہ دلائی۔

دو تربیتی اجلاس

احباب جماعت کے مشورہ سے احمدیہ دار التبلیغ میں دو تربیتی اجلاس منعقد کئے جانے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق پہلا تربیتی اجلاس ۲۴ را پریل کی شب کو زیر صدارت مکرم مولوی عبداللہ صاحب منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں خاکسار نے بتایا۔ کہ ایک طرف ایک منفی تحریک ہے۔ جو کمیونزم کے نام سے مشہور ہے جس تحریک کے نزدیک خدا کوئی نہیں۔ مذہب کی کوئی حقیقت نہیں۔ صرف مادیت ہی مادیت ہے۔ آج اُن کی بڑی تنظیم اور پراپیگنڈا اور بظاہر بڑا اقتدار ہے۔ مگر اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی تحریک ایک مثبت تحریک ہے کہ خدا ہے۔ مذہب ایک زندہ حقیقت ہے۔ مادیت کے ساتھ روحانیت بھی ہے۔ لیکن اس منفی تحریک کے مقابل پر ہمارے ذرائع و وسائل محدود ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں خدائی بشارتوں پر ایمان ہے کہ احمدیت ہی غالب آئے گی اور مذہب اسلام کا ہی بول بالا ہو گا۔ اسلئے ہمیں ہمت و استقلال سے کام کرتے رہنا چاہئے۔ اور اپنے نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اس اردو تقریر کا ترجمہ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ نے کیا۔

دوسرے روز ۲۵ را پریل کی شب کو پھر تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل نے قریباً دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

پریس کانفرنس

علماء سلسلہ احمدیہ کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے احباب جماعت نے ایک پریس کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا۔ یہ پریس کانفرنس ۲۶ را پریل ۵ بجے شام احمدیہ دار التبلیغ کروناگاپلی کے صحن میں ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل اخبارات کے نمائندگان شریک ہوئے۔

۱۔ روزنامہ کیرالہ جنتا ٹریونڈرم۔
۲۔ روزنامہ "پربھاتم" کوئلون
۳۔ "ملیالا راجیم" کوئیلون۔ ۴۔ روزنامہ کیرالہ بھوشنم" کوٹیم۔ ۵۔ رسالہ ستیا دوتن کنانور

اس کانفرنس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے تقریر یہ بعد ازاں

(باقی صفحہ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۱۵۹ منکہ امتہ السلام زوجہ یونس احمد صاحب اسلم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ منقولہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات:- (۱) منگہ ۸ ماشہ (۲) جھمکیاں ۸ ماشہ (۳) مالا ۸ ماشہ (۴) ہار ۲ تولہ (۵) انگوٹھیاں ۳ عدد نو ماشہ (۶) کڑے دو عدد جن پر سونے کا پترا چڑھا ہوا ہے ایک تولہ (۷) لونگ ۱ ماشہ جن کا کل وزن پانچ تولہ دس ماشہ ہے۔ جس میں سے خالص سونا ساڑھے چار تولہ ہے اور موجودہ بازار کے نرخ کے مطابق اس کی قیمت کل مبلغ تین صد اکتر روپے ہے۔ اس کے علاوہ چاندی کی زیوریاں وزن ۱۵ تولہ قیمت موجودہ نرخ کے مطابق کل مبلغ بائیس روپیہ ہے۔

اس کے علاوہ میرے پاس کوئی جائداد نہیں۔ میں اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس جائداد میں کوئی اضافہ کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ الامتہ مدعیہ امتہ السلام قریشی ۱۱/۲/۵۴۔ گواہ شد یونس احمد اسلم قریشی۔ گواہ شد محمد ابراہیم صاحب ٹیلر درویش ۱۱/۲/۵۴

نمبر ۱۳۲۰۶ منکہ محمودہ بیگم احمدیہ بنت قاضی شاد بخت صاحب عباسی زوجہ مولوی محمد صادق صاحب عارف۔ قوم عباسی عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور کھیڑہ ڈاکخانہ علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرے پاس -/۱۰۰ از قسم طلائی کا نٹا ہے جس کا وزن ایک تولہ ہے (۲) مہر مبلغ -/۷۰۰ روپیہ از قسم سکہ رائج الوقت ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا اس کے علاوہ بوقت وفات اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۳۔ میں اپنی جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اس وصیت پر میرے کسی رشتہ دار کو کوئی حق کسی قسم کا نہیں ہے۔ الامتہ محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد صادق وصیت ۸۷۶۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد قاضی شاد بخت بقلم خود وصیت ۱۳۰۶۲ والد موصیہ ساکن علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری حال قادیان ضلع گورداسپور ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

مساجد فنڈ

سید عاشق حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے ایک صاحبزادہ مجید عالم کی شادی اور دوسرے صاحبزادے مسعود عالم صاحب کا نکاح اور ایک صاحبزادی کا نکاح حال ہی میں ہوا ہے۔ اس موقعہ پر سید صاحب موصوف نے مبلغ -/۲۰ بیس روپے مساجد فنڈ بیرونی ممالک میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس سے قبل اعانت "بدر" کے لئے بھی پانچ روپے ادا کر چکے ہیں۔

سید صاحب موصوف ہماری جماعت کے نہایت مخلص دوست ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود و مخلصین جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی بے شمار روحانی اور جسمانی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۰/۵/۵۹

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناتقؔ فاضل انسپکٹر بیت المال

(از ۱۲/۵/۵۹ تا ۹/۶/۵۹)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناتقؔ فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۲/۵/۵۹ تا ۹/۶/۵۹ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	کیفیت
۱	مانکا گوڑا	۲۷/۵/۵۹	کیرنگ	۲۷/۵/۵۹	۳ یوم	
۲	کیرنگ	۳۰	کٹک	۳۰	۱ "	
۳	کٹک	۳۱	سونگھڑہ	۳۱	۲ "	
۴	سونگھڑہ	۲/۶/۵۹	کیندرہ پاڑہ	۲/۶/۵۹	۱ "	
۵	کیندرہ پاڑہ	۳	چودوار	۳	۲ "	
۶	چودوار	۵	کرڈاپلی	۵	۱ "	
۷	کرڈاپلی	۶	بینکالی	۶	۱ "	
۸	بینکالی	۷	کوٹ بلیہ	۷	۲ "	باقی پروگرام بعد میں شائع کیا جائیگا
۹	کوٹ بلیہ	۹	کٹک	۹	۱	

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ مئی ۱۹۵۹ء سے ختم ہے۔

۱۔ ع ۱۱۴۹ مکرمی حکیم میر غلام محمد صاحب ——— باڑی پورہ۔ (کشمیر) ۲۸ مئی ۱۹۵۹ء
۲۔ ع ۱۱۳۷ " منظر السلام صاحب ——— وارناسی کینٹ (یو۔پی) " " "
۳۔ ع ۱۲۳۱ " حافظ لٰیین صاحب ——— کمہریا (" ") " " "
۴۔ ع ۱۲۰۳ " محمد الطاف صاحب ——— امروہہ (" ") " " "
۵۔ ع ۱۲۱۴ " ڈاکٹر آدم علی بیگ صاحب ——— نیا گڑھ (اڑیسہ) " " "
۶۔ ع ۱۵۵۷ " محمد احمد صاحب ——— وڈھمان (دکن) " " "
۷۔ ع ۱۰۸۴ " سید محمود علی صاحب ——— کرنول (آندھرا) " " "
۸۔ ع ۱۰۸۶ " میاں عطاء اللہ صاحب ——— شتاب گڑھ چک ۱۹۳ (پاکستان) " " "
۹۔ ع ۱۶۷۱ " غلام دستگیر صاحب ——— پینتال (آندھرا) " " "
۱۰۔ ع ۱۶۷۶ " انچارج صاحب پاندمارک بیٹری فیکٹری ——— چنتہ کنٹہ (دکن) " " "
۱۱۔ ع ۱۰۱۳ " امام علی صاحب ——— ادوے پورکٹیا (یو۔پی) " " "
۱۲۔ ع ۱۱۸۱ " ایم خلیل الدین صاحب ——— نیالی (اڑیسہ) " " "
۱۳۔ ع ۱۶۹۸ " محمد ظہیر الدین خاں صاحب تحصیلدار ——— عادل آباد (دکن) " " "
۱۴۔ ع ۱۴۰۵ " ایس جی احمد صاحب ——— رسول پور (اڑیسہ) " " "
۱۵۔ ع ۱۲۱۵ " ایس جی مصطفےٰ صاحب ——— مظفر پور (بہار) " " "
۱۶۔ ع ۱۲۰۹ " کے ناظمہ صاحبہ ——— خوردہ (اڑیسہ) " " "
۱۷۔ ع ۱۱۹۶ " راجہ غلام محمد صاحب ——— چک امرچہ (کشمیر) " " "
۱۸۔ ع ۱۵۵۹ " سید منظور احمد صاحب ——— بھوبنیشور (اڑیسہ) " " "
۱۹۔ ع ۱۸۶۷ " محمد مظاہر حسین صاحب ——— مظفر نگر (یو۔پی) " " "

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ بقیہ صفحہ ۱۰

بقیہ صفحہ ۱۰

مکرم مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ انچارج کیرالا اسٹیٹ نے آدھ گھنٹہ تحریک احمدیت اور اس کے اصولوں پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ تحریری طور پر مرتب کر کے نمائندگان اخبارات کے سپرد کیا گیا۔ آپ کی تقریر کے بعد نمائندگان اخبارات آپ سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں مختلف سوالات کرتے رہے جن کا مولانا موصوف نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیتے گئے۔ ۶½ بجے شام تک یہ کانفرنس جاری رہی جناب کے جلال الدین صاحب سیکرٹری یونین

نمائندگان اخبارات کے ہم ممنون ہیں جنہوں نے اس پریس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ایک تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۶ اپریل کی شب کو جناب شمس الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کروناگاپلی کے مکان کے صحن میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ آپ کا مکان دار التبلیغ سے قریباً ۴ میل کے فاصلہ پر ہے بعض احباب جماعت پیدل اور بعض سائیکلوں پر وہاں پہنچ گئے ۸½ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے ۲۲

موم "اسلام کا پیغام" کے موضوع پر تقریر کی جس کا ترجمہ ملیالم میں مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ نے کیا اور خاکسار کے بعد مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل دند جلسے صداقت احمدیت پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی غیر مسلم اور غیر احمدی احباب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے اور ۱۱½ بجے شب یہ جلسہ ختم ہوا۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کروناگاپلی کی

بجے کارروائی ہم دار التبلیغ میں واپس آ گئے (باقی)

خبریں

انبالہ ۸ رمئی - انبالہ اور جالندھر ڈویژنوں میں ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر کے ملازمین کے لئے اردو اپر مڈل کے درجہ کا محکمانہ امتحان لازمی قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ نئے ملازم اور وہ پرانے ملازم جو اردو کی اچھی صلاحیت نہیں رکھتے اردو سیکھ جائیں۔ اس سلسلہ میں ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ مگر یہ ہدایات انبالہ اور جالندھر ڈویژنوں کے لئے ہی ہیں۔ سرکلر میں انبالہ ڈویژن کے سٹاف کے لئے کوئی ہدایات درج نہیں ہیں۔ اس محکمانہ امتحان کو پاس کرنے کے لئے دو برس کی مہلت دی گئی ہے۔ مگر اس میں مزید توسیع نہ کی جائے گی۔

جنیوا - ۸ رمئی - مغربی حلقوں نے بتایا ہے کہ مغربی ممالک جنیوا میں وزراء خارجہ کی کانفرنس کو ناکام بنانے کی بجائے اس بات کے لئے تیار رہیں کہ روس کے ساتھ برلن کے سوال پر ایک الگ عبوری سمجھوتہ کر لیا جائے۔ جب تک جرمنی اور یورپ کے دفاع کے متعلق اجتماعی مسائل حل نہیں ہوتے۔ برلن کے سوال پر الگ عبوری سمجھوتہ ہی مفید سمجھا جائے گا۔

کراچی ۸ رمئی۔ پاکستان ریڈیو کا بیان ہے کہ نہری پانی کے جھگڑے کے سلسلہ میں عالمی بنک کے صدر اور پاکستان سرکار کے درمیان بات چیت کی رفتار ترقی کا جائزہ لینے کے لئے آج صبح ایک گھنٹہ تک پاکستانی وزارت کا اجلاس ہوا۔ اس میں مسٹر جی معین الدین بھی شامل ہوئے جو کہ واشنگٹن میں ہونے والی نہری پانی کی بات چیت میں پاکستان کے نمائندہ تھے۔ اس سے پہلے پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے بنک کے نائب صدر مسٹر ایلف کے ساتھ بات چیت کی۔ مسٹر شعیب بعد میں بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک سے ملے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ اب تک کی بات چیت نہایت تسلی بخش رہی ہے اور بیشتر بڑے بڑے امور پر تبادلۂ خیالات ہوا ہے۔ اوران پر کسی حد تک اتفاق رائے پایا گیا۔

نئی دہلی ۷ رمئی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن نے گوا کے سوال پر بھارت اور پرتگال میں مصالحت کرانے کی جو پیشکش کی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے دہلی کے حلقوں نے کہا ہے کہ اگر پرتگال فرانس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھارت میں اپنے مقبوضات چھوڑنے پر رضامند ہو جائے تو گوا کے معاملہ پر ڈیڈ لاک ختم ہو سکتا ہے اور جب تک پرتگال کے رویہ میں تبدیلی کا کوئی امکان دکھائی نہ دے تب تک تصفیہ کی کوششیں بیکار رہیں گی۔

ٹریونڈرم ۷ رمئی۔ کیرالہ کے سکولوں کے منیجروں کی ایسوسی ایشن نے سنٹرل ٹراونکور کے مقام پلائی میں منعقدہ اپنی میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ تمام منیجر کیرالہ کے کمیونسٹ مکھیہ منتری شری ای ایم ایس نمبودری پاد کو تحریری طور پر مطلع کر دیں کہ جب تک تعلیمی ایکٹ میں موزوں ترامیم نہ کی جائیں گی۔ ان کے سکولوں میں طلباء کی جماعتیں نہیں لگیں گی اور سکول بند رکھے جائیں گے۔

لندن ۷ رمئی - آج ایک برطانوی سائنسدان نے انکشاف کیا ہے کہ چاند کی وساطت سے کامن ویلتھ ممالک کے درمیان ریڈیائی پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کرنا ممکن ہے۔

نیویارک ۷ رمئی۔ امریکی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ٹیلر نے کل یہاں کہا کہ امریکہ کو یہ بتا دینا چاہئے کہ وہ لامحدود طور پر ایٹمی جنگ کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس وقت عام خیال یہ ہے کہ امریکہ بڑے ہتھیاروں سے ہی کچھ کارروائی کر سکتا ہے۔ اس کے سوا وہ اور کچھ نہیں کر سکتا اس لئے امریکہ کو اپنے دوستوں اور دشمنوں پر واضح کر دینا چاہیئے کہ وہ ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ امریکہ نے جنگ روکنے کے لئے مضبوط فوج تیار کر لی ہے مگر فوج سے قومی مقاصد پورا کرنے کا کام لیا جانا چاہیئے۔

لندن ۷ رمئی: برطانوی لیبر پارٹی کے چیئرمین مسٹر گیٹسکل نے افریقہ کے آزاد ملک گھانا کی راجدھانی اکرا پہنچنے پر اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میری پارٹی کی پالیسی یہ ہے کہ باقی ماندہ تمام محکوم ممالک کو آزادی دیدی جائے۔ مسٹر گیٹسکل گھانا کے وزیر اعظم مسٹر نکرومہ کی دعوت پر گھانا کے چار ہفتہ کے دورہ پر آئے ہیں۔

نئی دہلی - ۷ رمئی۔ دہلی کے ڈپلومیٹک حلقوں نے تبت کے معاملہ پر بھارت اور چین کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ دونوں ملکوں کے درمیان بحث مباحثہ میں قدرے کمی ہو گئی۔ دلائی لامہ کی جلد تبت کو واپسی کے امکانات خاصے مدھم ہو گئے ہیں چینیوں نے دلائی لامہ کی واپسی کے لئے دروازہ کھلا رکھا لیکن انہوں نے دلائی لامہ کے اس بیان پر شدید اعتراض کیا ہے جس پر انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے چین کے ساتھ ۱۹۵۱ء کا معاہدہ جبر اور دباؤ کے تحت کیا تھا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار امسال امتحان منشی فاضل میں شریک ہو رہا ہے۔ امتحان ۱۵ رمئی سے شروع ہے۔

احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں معروض ہوں کہ وہ اس عاجز کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیاب فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خادم سلسلہ

ارشاد علی خان رونکی از سکھر

۲۔ خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے نتیجہ ۱۳ رمئی کو نکل رہا ہے تمام احباب اور درویشان قادیان سے اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ عطاء المجیب راشد ابن مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

نہایت اہم

نئی ذمہ واریاں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ تبلیغی میدان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنی کارگذاری مقامی صدر صاحب کے توسط سے سیکرٹری صاحب تبلیغ کو نوٹ کروا دیا کریں۔ تاکہ وہ یکجائی رپورٹ مرتب کر کے مرکز میں بھجوا سکیں۔

احباب جماعت نے تدریجی مندرجہ بیعتوں کے گوشوارہ سے معلوم کر لیا ہو گا کہ ابھی ہمارا قدم تبلیغی لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ اس لئے احباب بھی فردی امر کی طرف خاص طور پر توجہ دیں اور ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے۔

جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ سے بھی گذارش ہے کہ وہ احباب جماعت سے تبلیغی مساعی کی رپورٹ حاصل کر کے ہر ماہ باقاعدگی سے مجموعی رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوایا کریں تاکہ دفتر ہذا کو جملہ جماعتوں کی تبلیغی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ اور بر موقعہ مناسب ہدایات اور لٹریچر وغیرہ بھجوایا جاتے۔

امید ہے کہ جملہ احباب اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے دفتر ہذا سے تعاون فرمادیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

یوم خلافت

بتاریخ ۲۷ رمئی

حسب سابق امسال بھی بتاریخ ۲۷ رمئی یوم خلافت منایا جا رہا ہے اس لئے تمام جماعتیں اس روز اپنے یہاں جلسوں کا اہتمام کریں اور تقاریر میں اس اہم مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

بعد انعقاد جلسہ اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان